



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

مِسْکِ
الْمَشْرِقِ
کاداعی

الْمَشْرِقِ
الْمَشْرِقِ

مَرْکُزِ تَحْقِیْقِ
الْمَشْرِقِ
پاکستان
کارتاجان

جلد: 47 | ۱۹ تا ۲۵ شعبان ۱۴۳۷ھ 27 مئی تا 2 جون 2016ء | شمارہ: 22

اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

دنیاوی کامیابی اور

آخری نجات

اطاعت رسول ﷺ کے ساتھ!



تحفظ نسوانِ یل



نام نہاد بل کے پاکستانی

معاشرہ پر پڑنے والے منفی اثرات!



الجامع الصحیح

بخاری شریف صدیاں گزرنے کے باوجود آج بھی مرجع خلائق ہے۔

امیر محترمہ اشاجہ امیر

وطن عزیز کے
تمام بحرانوں کا حل
نفاذ اسلام میں
مضمحل ہے!

ناظم اعلیٰ عہدہ الحکیم



خاندان سے باہر شادی کرنا.....؟!



عورتوں کی پہلی صف.....؟!



عورت کی امامت.....؟!

مَرْکُزِ تَحْقِیْقِ
الْمَشْرِقِ
پاکستان
کارتاجان

درس قرآن

باب پندرہم احمد حماد

اللہ سے امید رحمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ (بنی اسرائیل)

”یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں (اپنی حاجات پوری کروانے کے لیے) وہ تو خود اپنے رب کا تقرب حاصل کرنے کے لیے اس وسیلہ کی تلاش میں ہیں جو اس کے قریب تر ہو، اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔“

اللہ تعالیٰ نے قلب سلیم کے مالک شخص کو آخرت میں کامیابی کی نوید سنائی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ قرآن کریم میں ان خصوصیات و صفات کا تذکرہ بھی فرمایا ہے جن کی بدولت انسان قلب سلیم کا مالک بنتا ہے۔ انہی صفات میں سے ایک صفت نیکی کی جستجو اور برائی سے اعراض کے باوجود اپنے رب سے رحمت و فضل کی امید رکھنا اور اس کے عذاب و سزا کا خوف اپنے دل میں بٹھائے رکھنا ہے۔ صفت رجاء و خوف انبیاء و صلحاء اور مقربین کی صفت ہے۔ جبکہ ناامیدی قلب سلیم نہیں بلکہ قلب خبیث کی صفت ہے کیونکہ قرآن میں اللہ کے رحمت سے ناامید ہونے والوں کو کافر کہا گیا ہے اور کفر بھی پاکیزہ اور صحیح دل کا مالک نہیں ہو سکتا:

﴿إِنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّكَ مِنَ رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ﴾ (یوسف)

”اللہ کی رحمت سے تو بس کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔“

اسی طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ گمراہ اور کافر لوگ اللہ کی رحمت سے غافل اور ناامید ہوتے ہیں:

﴿قَالُوا بَشِّرْكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْفَاطِنِينَ﴾ ۵۰ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ﴾ (الحجر)

”فرضتوں نے کہا کہ ہم آپ کو بالکل سچی خوشخبری سناتے ہیں، اس لیے آپ مایوس لوگوں میں شامل نہ ہوں (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ اپنے رب کی رحمت سے ناامید تو صرف گمراہ اور بے بنیاد لوگ ہی ہوتے ہیں۔“

﴿قُلْ يُعْبَادُوا الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾ (الزمر)

”میری جانب سے (کہہ دو!) اے میرے بندو جنہوں نے (برائیوں کا ارتکاب کر کے) اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔“

خوف خدا اور امید رحمت خدا ہی تو ہر بھلائی کی بنیاد اور اساس ہے، دل اگر اس صفت خوف و رجاء سے خالی ہو تو ایسا دل بھلائیوں سے محروم رہتا ہے اور برائیوں میں گھر جاتا ہے۔ محبت الہی کی نشانی ہی یہ ہے کہ انسان ہر اس کام میں جدوجہد کرتا ہے جو قرب الہی کا ذریعہ ہو۔ اور اپنا عمل اخلاص کے ساتھ خیر خواہی کے جذبہ سے سرشار ہو کر حق تعالیٰ کے بہترین طریقہ سے اللہ کی جانب میں پیش کرتے ہوئے اللہ کا تقرب حاصل کرنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ ان تمام امور کے باوجود اللہ کے عذاب کا ڈر اور خوف اور اس کی رحمت کی امید بھی انسان کے دل میں جاگزیں رہتی ہے۔ البتہ اس چیز کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان اللہ سے مغفرت اور رحمت کی امید پر گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے اور اس کی صفت رحمت و رحیم کا حوالہ دے کر برائی کا ارتکاب کرے یہ قرآن کا مطلوب و مقصود نہیں بلکہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

درس حدیث

باب پندرہم علیہ السلام لہیانی

جنت کی تین و آرائش

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: "إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ"۔] (متفق علیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب رمضان (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں لگا دی جاتی ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

رمضان کی آمد پر جس طرح لوگ اپنی عبادت گاہوں، یعنی مساجد کو مزین کرتے ہیں قالین تبدیل کرتے ہیں، سفیدی وغیرہ کروائی جاتی ہے تاکہ نمازیوں کو سہولت میسر آجائے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ آسمانوں پر جنت کو سجااتا ہے اور جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور انسانوں کو برائی کی طرف راغب کرنے والے تمام شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کو گمراہ نہ کر سکیں۔ یہ رمضان کی خصوصی فضیلت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان میں اہل ایمان کا رجوع اللہ کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور تلاوت قرآن و دیگر ذکر اذکار میں ان کا دل لگتا ہے اور توبہ و استغفار کا زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔

جنت کا مزین کیا جانا اور شیاطین کو قید کرنا لوگوں کو رغبت دلانے کے لیے ہے کہ جس مقصد کے لیے تمہیں دنیا میں بھیجا گیا تھا اسے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس لیے اب جنت کے تمام دروازے بھی کھلے ہیں اور برائی کی طرف رغبت دلانے والے شیطان بھی قید ہیں۔ اب اپنی خواہشات کو چھوڑ کر جنت حاصل کر لو۔ انسان کا دنیا میں آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت سے نکلنے وقت بیان کر دیا تھا کہ ”تم دنیا میں چلے جاؤ وہاں تمہاری طرف میری جانب سے ہدایت آئے گی پس جن لوگوں نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ دوبارہ اسی جنت میں داخل کیے جائیں گے۔“

جنت کے حصول کے تمام راستے اللہ تعالیٰ نے آسان کر دیے ہیں اس کے باوجود اگر کوئی اللہ کی اس نعمت سے محروم رہتا ہے تو یہ اس کے نصیب کی بات ہے۔ شیاطین انسانوں کو گمراہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں مگر رمضان میں ان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ پھر بھی اگر لوگ جنت کا راستہ اختیار نہیں کرتے اور اپنی خواہش کی پیروی کرتے رہتے ہیں تو وہ لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہوں گے۔ جنت کی تین و آرائش شوق دلانے کے لیے ہے ورنہ جنت تو پہلے ہی بہت خوبصورت اور عمدہ ٹھکانہ ہے۔ جہنم کے دروازے بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اعمال جو انسان کو جہنم میں لے جانے کا سبب بنتے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ اب تو اپنے مالک سے خوش ہو جاؤ اور اس کی تمہارے لیے بنائی ہوئی جنت میں جانے کی کوشش کر لو۔

حب الوطنی کی سزا موت!

چند ماہ قبل ہم نے اسی موضوع پر اس وقت اپنے غم و احتجاج کا اظہار کیا تھا جب پاکستان سے محبت کرنے والے دو سیاسی رہنماؤں علی احسن مجاہد اور صلاح الدین چوہدری کو حسینہ واجد کی ظالم و سفاک حکومت نے ڈھاکہ میں پھانسی دے دی تھی۔ مجاہد صاحب کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور چوہدری صاحب کا تعلق خالدہ ضیاء کی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی سے ہے۔ یاد رہے کہ چوہدری صلاح الدین متحدہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سپیکر فضل القادر چوہدری جو پاکستان کے قائم مقام صدر بھی رہے کے صاحبزادے ہیں جو کئی بار بنگلہ دیش پارلیمنٹ کے ممبر اور مرکزی کابینہ کے رکن رہے ہیں۔ مجاہد صاحب جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور پارلیمنٹ کے ممبر رہے ہیں۔

اب پھر جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے امیر پروفیسر مطیع الرحمن نظامی کو پیرانہ سالی میں اسلام اور پاکستان سے محبت اور وفا کی سزا میں ۱۰ اور ۱۱ مئی ۲۰۱۶ء کی درمیانی شب کو ڈھاکہ کی سنٹرل جیل میں پھانسی دی گئی ہے۔ بنگلہ دیش کی کٹھ پتلی وزیر اعظم حسینہ واجد جو پاکستان کے ازلی دشمن نے بھارت کے اشارے پر ناچ رہی ہے اسے شاید اپنے والد مجیب الرحمن کا انجام یاد نہیں رہا۔ انہیں فطرت کی سخت تعزیروں سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ پروفیسر نظامی شہید کو یہ سزا ۱۹۷۱ء میں متحدہ پاکستان سے وفا اور افواج پاکستان کی حمایت کرنے پر جنگی جرائم کے نام نہاد وارنٹ پر پھانسی دے دی گئی تھی۔ انہوں نے اہل خانہ کو صبر کی تلقین کی کیونکہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ مرحوم نے صدر بنگلہ دیش سے رحم کی اپیل کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ ان خون ناحق میں حسینہ واجد اور مودی شریک ہیں۔ بنگلہ دیش اور پاکستان میں اس ظلم کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ بنگلہ دیش میں ہنگامے اور ہڑتال بھی ہوئی۔ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئیں۔ حقیقی بات ہے کہ یہ سانحہ انصاف اور انسانیت کا قتل ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ کو اقوام متحدہ اور آئی سی ڈی جی عالمی فورمز پر اٹھایا جائے۔ ترکی کی حکومت نے احتجاجی طور پر بنگلہ دیش سے سفارتی تعلقات ختم کر دیے ہیں اور اپنے سفیر کو واپس بلا لیا ہے۔ خدا جانے حکومت پاکستان کیوں خاموش ہے؟ اور اس کی خاموشی ناقابل فہم ہے۔ اس رویہ سے اہل وطن کی اپنے وطن سے محبت کے جذبات ماند پڑ جائیں گے۔ حکومت کو اس پر غور کرنا چاہیے۔

تاریخ شاہد ہے کہ ۱۹۶۳ء میں اس وقت کی بھارتی وزیر اعظم اندرا گاندھی بنگلہ دیش کے وزیر اعظم شیخ مجیب الرحمن اور پاکستان کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے درمیان سہ فریقی معاہدہ ہوا تھا کہ ماضی کے کسی بھی اقدام پر کسی بھی شہری کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ لیکن حسینہ واجد نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر انسانی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی طور پر بنگلہ دیش میں پھانسیوں کا چلن عام کر دیا ہے۔ اس طرح حسینہ واجد کی پاکستان دشمنی اور پاکستان کے دشمن بھارت سے دوستی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ دراصل وہ قاتلانہ سیاست اپنا کر اپنے انتقامی جذبے کی تسکین کا سامان کر رہی ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جب سے بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی حکومت قائم ہوئی ہے وہاں پاکستان کے حق میں کلمہ خیر کہنے والوں کے لیے دار و درن قائم کر رکھے ہیں۔ نام نہاد عدالتیں قائم کر کے لوگوں کو متحدہ پاکستان کے لیے جدوجہد کرنے والوں کو سنگین سزائیں دی جا رہی ہیں اور قانون و اخلاق کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں مگر انسانی حقوق کی تنظیمیں اور یورپی یونین خاموش ہیں۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ انصاف پسند دنیا اور اقوام متحدہ کو اس قتل عام کا نوٹس لینا چاہیے اور انسانی حقوق کو یوں پامال نہ ہونے دیا جائے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر علی اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم علی نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بنگلہ دیشی حکومت نے پروفیسر مطیع الرحمن نظامی کو پھانسی دے کر انتقامی کارروائی کی جو کہ سہ فریقی معاہدہ کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی نے جو کچھ کیا وہ پاکستان بچانے کے لیے کیا تھا۔ ان کی جگہ اگر کوئی اور محبت وطن ہوتا تو شاید وہ بھی یہی کرتا۔ مگر جماعت کو اس کی حب الوطنی کی صحیح سزا مل رہی ہے۔ مطیع الرحمن نظامی سمیت جتنے بھی افراد کو سزائیں دی گئیں ان کا جرم پاکستان سے علیحدگی کی تحریک کے دوران پاکستانی فوج کا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری

☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 جیسی کرنی ویسی بھرنی..... (خطبہ حرم)
- 10 اطاعت رسول ﷺ
- 14 تحفظ نسوان علی..... معاشرتی اثرات
- 17 یاد و ننگان..... حافظ محمد یحییٰ میر محمدی
- 19 اور علم اٹھ جائے گا
- 20 ایڈیٹر کی ڈاک
- 22 امیر محترم کا دورہ گوجرانوالہ
- 24 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور تیل زینچر کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ "اہل تشدد" چوک اہل تشدد

(العرفی چوک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-3772525 / 042-37720257 فیکس: 042-3772525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

①۔ میزبان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
②۔ لاہوری U.B.L. اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
ششماہی 350/- روپے
بذریعہ دی 650/- روپے
بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
نی پرچہ 20/- روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "المشر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ساتھ دینے اور متحدہ پاکستان کے لیے آواز اٹھانے کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ بنگلہ دیش کی عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں بار بار پاکستان کا تذکرہ کر کے بے بنیاد الزامات عائد کیے ہیں جو براہ راست دھمکیوں کے مترادف ہیں۔ حکومت پاکستان کو بنگلہ دیش میں نام نہاد ٹریبونل کے ذریعے سیاسی مخالفین کو پھانسیاں دینے کے خلاف آواز اٹھانی چاہیے۔

بنگلہ دیش میں جماعت کو اس کی حب الوطنی کی سزا مل رہی ہے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بنگلہ دیش حکومت نے مطیع الرحمن نظامی کو پھانسی دے کر انتقامی کارروائی کی جو کہ سہ فریقی معاہدے کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ مشرقی پاکستان میں جماعت اسلامی نے جو کچھ کیا وہ پاکستان بچانے کے لئے تھا۔ ان کی جگہ اگر کوئی اور محبت وطن ہوتا تو شاید وہ بھی یہی کرتا۔ مگر جماعت کو اس کی حب الوطنی کی سزا مل رہی ہے۔ مطیع الرحمن سمیت جتنے بھی افراد کو سزائیں دی گئیں ان کا جرم پاکستان سے علیحدگی کی تحریک کے دوران پاکستانی فوج کا ساتھ دینے اور متحدہ پاکستان کیلئے آواز اٹھانے کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ بنگلہ دیش کی عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں بار بار پاکستان کا تذکرہ کر کے بے بنیاد الزامات عائد کئے ہیں جو براہ راست دھمکیوں کے مترادف ہیں۔ یہ جنگی ٹریبونل کی سزائیں صرف اور صرف انتقامی ہیں جو اس سہ فریقی معاہدے کی بھی سنگین خلاف ورزیاں ہیں جو 19 اپریل 1974ء کو پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں متحدہ پاکستان کی حمایت کیلئے آواز اٹھانے اور اپنی فوج کا ساتھ دینے والے پاکستانیوں نے کسی آئین اور قانون کی خلاف ورزی نہیں کی اپنا فرض ادا کیا۔ حکومت پاکستان کو بنگلہ دیش میں نام نہاد ٹریبونل کے ذریعے سیاسی مخالفین کو پھانسیاں دینے کیخلاف آواز اٹھانی چاہئے۔ پاکستان اور عالم اسلام کی خاموشی اور بے حسی افسوسناک ہے۔ ان کی تلافی کرنی چاہیے۔ حکومت کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کیخلاف اقوام متحدہ کے فورم پر انسانی حقوق و انصاف کی عالمی تنظیموں کو آئی سی کے ساتھ مل کر آواز اٹھانے اور موثر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ماضی میں متحدہ پاکستان کی حمایت میں آواز اٹھانے والوں کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

جامعہ سلفیہ دعوت الحق کوئٹہ میں دو روزہ عظمت حریم شریفین کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام جامعہ سلفیہ دعوت الحق میں دو روزہ عظمت حریم شریفین اور قرآن و حدیث کانفرنس میں ملکی و غیر ملکی جید علماء اور شیوخ کے علاوہ سینکڑوں افراد شریک ہوئے۔ کانفرنس کے پہلے روز جاری کردہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب سے ہمارا روحانی اور ایمانی رشتہ ہے جس کے تحفظ کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔ حریم کی پاسبانی ایمان کا تقاضا ہے۔ مزید کہا گیا کہ اگر امریکہ اور روس کو حق حاصل ہے کہ وہ عراق، شام، لیبیا، افغانستان کی حکومتوں کے بارے میں فیصلہ کریں اور یہ کہیں کہ ان ملکوں کے حالات سے امریکی سلامتی پر منفی اثرات مرتب ہوں گے، اگر بھارت یہ کہتا ہے کہ سری لنکا، مالدیپ، بنگلہ دیش، سکم، نیپال، بھوٹان کی حکومتوں کا اس نے فیصلہ کرنا ہے اور اگر پاکستان یہ اصرار کرے کہ افغانستان اس کے لئے اسٹریٹجک ڈپتھ ہے اور وہ کابل میں پاکستان دوست حکومت کے قیام کا خواہاں ہے تو سعودی عرب نے اگر یہ کہہ دیا کہ یمن کی بد امنی سے اس کی سلامتی کو خطرہ درپیش ہے تو ہم اس سے یہ حق کیسے چھین سکتے ہیں۔ امریکہ نے دوبار افغانستان میں مداخلت کی مگر اسے کسی نے اس کی دعوت نہیں دی، سعودی عرب کو تو یمن کے قانونی حکمران نے خود دعوت دی۔ اس بنیاد پر اگر سعودی عرب نے کہا کہ یمن میں بد امنی کا مقصد دراصل آگے بڑھ کر اس کے قلب میں چھرا گھونپنے کی سازش ہے تو اس میں سعودی عرب کو ہم غلط کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اعلامیہ میں شام میں روسی اور شام کی افواج کی بمباری بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ حکومت پاکستان، پاک فوج اور پاکستان کے عوام حریم شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے کہا کہ پاکستان کے تمام بحرانوں کا حل صرف اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا مگر 69 سال گزرنے کے باوجود اس میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو سکا۔ اگر آج ملک میں اسلامی قوانین کا عملی نفاذ کر دیا جائے تو ملک سے دہشت گردی، بد امنی، بیروزگاری، مہنگائی، لوڈ شیڈنگ اور دیگر بحران ختم ہو سکتے ہیں۔ ہم آج کے اجتماع میں عہد کرتے ہیں کہ سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز کو کسی موقع پر تنہا نہیں چھوڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سب مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور دست و بازو ہیں۔ دشمن ہمارے درمیان نفرتیں پیدا کر کے ہمارے اتحاد اور یکجہتی کو توڑنا چاہتا ہے، ہمیں دشمن کی افواہوں پر کان نہیں دھرنے چاہئیں۔ مدیر کتب الدعوة سعد الدوسری نے کہا کہ سعودی عرب کے حکمران اور عوام پاکستان کو حقیقی معنوں میں اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں اسی لئے جب بھی پاکستان پر کوئی مشکل وقت آیا تو سعودی عرب اس کے ساتھ کھڑا ہوا۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا خواب تعلیم کے بغیر پورا نہیں ہو سکتا۔ ترقی کی تمام شاہراہیں تعلیم سے وابستہ ہیں۔ نوجوانوں میں تعلیم کا شوق پیدا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان میں دینی مدارس کی تعلیمی و اصلاحی خدمات قابل قدر ہیں۔ تعلیم کے فروغ میں دینی مدارس اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طلبہ محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کریں اور نئے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ کانفرنس سے صوبائی امیر و رکن اسلامی نظریاتی کونسل مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ حریم شریفین کے تحفظ کے لیے پاکستان کا بچہ بچہ کٹ مرے گا۔ عظمت حریم کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل رانا محمد شفیق خاں پوروی نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب یک جان دو قالب ہیں۔ اسلام دشمن قوتیں سعودی عرب اور پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم حریم کی طرف اٹھنے والی ہر میلی آنکھ نکال دیں گے۔ مرکزی نائب امیر مولانا عبدالرشید مجازی نے کہا کہ ہم شاہ سلمان کی قیادت میں عالم اسلام کے تحفظ و استحکام کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ مولانا منظور احمد نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا اس کی بقا بھی اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ کانفرنس سے مولانا سید عتیق الرحمن شاہ، قاری نوید الحسن لکھوی، مولانا عبدالغنی ضامرائی، مولانا محمد ابوسعید، مولانا محبت اللہ، قاری عبداللہ ملتان سمیت دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں بلوچستان میں قیام امن کے لیے قرارداد پیش کی گئی اور کہا کہ خطے میں بھارت کی مداخلت امن کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ ایک دوسری قرارداد میں جامع مسجد امام بخاری کی شہادت کی پرزور مذمت کی گئی اور ملوث افراد کی گرفتاری کا مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس میں سیکورٹی کے سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔

جناب مولانا مفتی محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کلاں میاں چٹوڑی خاں پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

عورت کی امامت

سوال

میں کالج میں زیر تعلیم ہوں، ہمیں کالج میں نماز ظہر ادا کرنا پڑتی ہے۔ میں لڑکیوں کی امامت کراتی ہوں، کیا عورت کا امامت کرنا جائز ہے؟ میں نے سنا ہے کہ عورت امامت نہیں کروا سکتی، اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی کریں۔

جواب

عورت عورتوں کی امامت کروا سکتی ہے، لیکن وہ امامت کرواتے وقت آگے بڑھ کر کھڑی نہیں ہوگی بلکہ وہ دوسری عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوگی۔ چنانچہ امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ”عورتوں کی امامت کا مسئلہ۔“ (ابوداؤد الصلوٰۃ باب نمبر ۶)

پھر ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اس کے گھر میں ملاقات کے لیے آیا کرتے تھے آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک مؤذن مقرر کر دیا تھا جو ان کے لیے اذان دیتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی امامت کروایا کرے۔ (ابوداؤد الصلوٰۃ: ۵۹۲)

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کافی قرآن یاد کر رکھا تھا، ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے گھر کی عورتوں کو نماز باجماعت پڑھایا کرتی تھیں۔ (دارقطنی، حدیث نمبر ۱۰۶۹) واضح رہے کہ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا مؤذن ایک بوڑھا شخص تھا جو اذان دے کر چلا جاتا تھا اور سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا صرف اہل خانہ عورتوں کی جماعت کراتی تھیں۔ ایک حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا فرض نماز کی جماعت کراتی تھیں۔ (صحیح ابن خزیمہ، حدیث ۱۶۷۶)

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق بھی احادیث میں آیا ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کراتی تھیں۔ (سنن دارقطنی، حدیث نمبر: ۱۳۹۲)

نیز سیدہ حیرہ بنت حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو وہ ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں۔ (بیہقی: ج ۳، ص ۱۳۰)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت جماعت کروا سکتی ہے لیکن اس کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

① وہ صرف عورتوں کی جماعت کروائے، مرد حضرات اس کے پیچھے کھڑے نہ ہوں۔

② وہ عورتوں کے درمیان پہلی صف میں کھڑی ہو آگے بڑھ کر جماعت نہ کروائے۔ (واللہ اعلم!)

عورتوں کی پہلی صف

سوال

میں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ عورتوں کی بہترین صف آخری اور بدترین پہلی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ کیونکہ احادیث میں تو صف اول کی اہمیت بیان ہوئی ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب

جس حدیث کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے اس کا مکمل متن حسب ذیل ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کی پہلی صف بہترین صف ہے اور کم تر آخری صف“ نیز عورتوں کی بہترین صف وہ ہے جو سب سے آخر میں ہو اور کم تر وہ ہے جو پہلی ہو۔ (ابوداؤد الصلوٰۃ: ۶۷۸)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مردوں کے لیے نمازوں کے لیے گھروں سے باہر نکلنا مطلوب ہے اس لیے ان کے لیے صف اول میں جگہ پانا زیادہ فضیلت کا باعث ہے مگر عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ہی رہیں تاہم نماز کے لیے ان کا مسجد میں آنا جائز ہے تو جو عورت عین وقت پر گھر سے نکلتی ہے اور کم از کم وقت گھر سے باہر گزارتی ہے اسے اجر و فضیلت کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ ایسی عورت آخری صفوں میں جگہ پاتی ہے اور جو عورت پہلے آتی ہے اور عورتوں کی صف اول میں جگہ پاتی ہے وہ زیادہ وقت گھر سے باہر رہتی ہے اس لیے اجر و فضیلت کے اعتبار سے اسے کمتر قرار دیا گیا ہے۔ نیز مردوں کی آخری صف عورتوں سے قریب ہوتی ہے اور عورتوں کی پہلی صف مردوں کے قریب ہوتی ہے اس لیے بھی ان دونوں صفوں کو کمتر درجے کی صف قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ مردوں کی پہلی صف اور عورتوں کی آخری صف ایک دوسرے سے دور ہوتی ہے اور وہاں توجہ بٹنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔

اس لیے ان کا اجر زیادہ ہے۔

یہ اس صورت میں ہے جب مرد اور عورتیں اکٹھے نماز ادا کر رہے ہوں، لیکن جب عورتوں کی صفیں مردوں سے دور ہوں یا کسی دیوار کی وجہ سے مردوں سے الگ ہوں تو اس صورت میں رائج یہ ہے کہ عورتوں کی پہلی صف کو آگے ہونے اور قبلہ سے زیادہ قریب ہونے کی بناء پر افضل قرار دیا جائے جیسا کہ احادیث میں صف اول کی فضیلت آئی ہے۔ واللہ اعلم!

شادی کے بعد اپنی تعلیم مکمل کرنا

سوال

جب میری شادی ہوئی تو میں میٹرک میں زیر تعلیم تھی نکاح کے وقت یہ شرط طے پائی تھی کہ مجھے کم از کم ایف اے تک تعلیم مکمل کرنا ہوگی اور اب مجھے اس کی اجازت نہیں دی جارہی اس سلسلہ میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی متبادل بیویوں کے جو اوصاف بیان کیے ہیں ان کا تعلق اخلاق و کردار سے ہے، تعلیم و تعلم سے نہیں، وہ اوصاف یہ ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بعید نہیں کہ اگر نبی تم سب بیویوں کو طلاق دے دے تو اللہ اسے ایسی بیویاں تمہارے بدلے میں عطا فرمادے جو تم میں سے بہتر ہوں سچی مسلمان با ایمان اطاعت گزار تو یہ گزار عبادت گزار اور روزہ دار ہوں۔“ (تحریم: ۵)

درج بالا تمام اوصاف کا تعلق کردار سے ہے اور یہی ایک نیک بیوی کا زیور ہے جس سے اپنے آپ کو آراستہ کرنا چاہیے باقی رہا نکاح کے وقت شرط شرائط کا معاملہ اگر وہ کتاب و سنت سے متصادم نہیں ہیں تو ان کا پورا کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن شرائط کے نتیجہ میں تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال ٹھہرایا ہے انہیں پورا کرنا لائق تر ہے۔“ (بخاری، النکاح: ۵۱۵۱)

اس حدیث کے پیش نظر جب نکاح کے موقع پر تکمیل تعلیم کی شرط لکھی گئی تھی اور خاندان نے اس پر برضا و رغبت قبول کیا ہے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ شرط کتاب و سنت سے متصادم نہیں۔ اگر خاندان اس شرط کو پورا نہیں کرتا تو عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے۔ تاہم اس سلسلہ میں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس طرح کی معمولی باتوں کو خاندانی اختلاف کا باعث نہیں بنانا چاہیے ایسے مسائل کو آپس میں بیٹھ کر حل کیا جاسکتا ہے۔ بہتر تعلیم ایک زیور ہے لیکن کردار اس سے زیادہ خوبصورت زیور ہے۔ اخلاق و کردار کے ساتھ مرد و زن کو آراستہ ہونا چاہیے اور علم کی برتری بھی صرف اس لیے ہے کہ وہ عمل و کردار کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ اعلم!

خاندان سے باہر شادی کرنا

سوال

میں شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ اپنے خاندان سے باہر شادی کی جائے کیونکہ خاندان میں شادی کرنے سے خاندانی موروثی بیماریاں بچوں میں آجاتی ہیں۔ اس سلسلہ میں شریعت کیا رہنمائی کرتی ہے؟

جواب

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”عورت سے چار چیزوں کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، حسب و نسب کی وجہ سے، حسن و جمال کی وجہ سے اور اس کے اخلاق و کردار کی وجہ سے اے انسان! تو دیندار عورت سے شادی کرنے میں کامیابی حاصل کر، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔“ (بخاری، النکاح: ۵۰۹۰)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دینداری کو بنیادی اہمیت حاصل ہے شادی کرتے وقت اس پہلو کو دیکھا جائے کہ اخلاق و کردار اور دینداری کے اعتبار سے عورت کی حیثیت کیا ہے خواہ اس کا تعلق قریبی رشتے داروں سے ہو یا دور کے لوگوں سے یا وہ خاندان سے باہر ہو۔ یہ اس بناء پر ہے کہ دیندار بیوی انسان کے گھر اس کی اولاد اور اس کے مال نیز عزت و آبرو کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہوگی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا جو آپ کے قریبی رشتہ دار تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ موروثی صفات کا اثر بچوں پر ضرور ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ فرمایا تھا جبکہ آپ نے ایک دیہاتی کو مطمئن کیا جس نے کہا تھا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنم دیا ہے جبکہ ہم دونوں سفید رنگ کے ہیں۔ (بخاری، الطلاق: ۵۳۰۵)

جدید طب نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ خاندانی موروثی بیماریاں بچوں میں منتقل ہو جاتی ہیں تاہم شریعت نے انہیں اتنی اہمیت نہیں دی۔ بہر حال قطع رحمی کی اجازت نہیں شادی کے لیے دیندار خاتون کا ہی انتخاب کرنا چاہیے اسی میں عافیت ہے۔ اگر خاندان میں ان صفات کی حامل عورت نسل کے تو خاندان سے باہر رشتہ داری کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن موروثی بیماریوں کے بہانے کا اگر ثابت نہیں ہوں گے۔ واللہ اعلم!



امام سیدنا
مصلیٰ علیہ السلام
ڈاکٹر خالد
الغامدی

جیسی کرنی ویسی بھرنی

منترج — جناب محمد اہمل بھٹی / جناب عاطف الیاس — فقہی — جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ — 16 شعبان 1437ھ / 13 مئی 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ جان رکھو کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو حق اور باطل کی تمیز بجا دے گا اور آپ کو ایسا نور عطا فرمائے گا کہ جس کی روشنی میں آپ زندگی بسر کر سکو گے۔ وہ آپ کو بخش دے گا۔ اللہ بہت احسان فرمانے والا اور عظمت والا ہے۔

اے امت اسلام! اللہ رب العزت نے دنیا کے ایسے اصول اور ضابطے بنائے ہیں کہ جو کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے اور نہ ان میں کوئی رد و بدل ہو سکتا ہے۔ عقلمند اور سعادت والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اصولوں کو پہچانے اور ان کے مطابق عمل کرے۔ ان کے خلاف جانے اور ان سے ٹکرانے سے باز رہے۔ ان صفات کے حامل افراد کی زندگی حسین، توفیق سے معمور اور سعادت بھری ہوتی ہے اور آخرت میں انہیں بہت اجر اور بے شمار نعمتیں ملتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عظیم ضابطوں میں سے ایک ضابطہ وہ ہے جو لوگوں کی زندگی پر، ان کی آخرت پر اور ان کے انجام پر بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ یہ ضابطہ ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یعنی اگر انسانوں کا عمل بھلا ہو گا تو بھلی جزا اور عمل برا ہو گا تو بری سزا۔

اللہ تعالیٰ کے عظیم ضابطوں میں سے ایک ضابطہ وہ ہے جو لوگوں کی زندگی پر، ان کی آخرت پر اور ان کے انجام پر بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ یہ ضابطہ ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یعنی اگر انسانوں کا عمل بھلا ہو گا تو بھلی جزا اور عمل برا ہو گا تو بری سزا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم اصول ہے، جو اس کی حکمت، عدل اور لاحد و قدرد کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ یہ اس دنیا کا جرم کیلئے قانون ہے جو عدل و انصاف اور اعتدال پر مبنی ہے اور اس میں کسی طرف کوئی جھکاؤ نہیں اور کسی جانب کوئی میلان نہیں اور کسی پر کوئی زیادتی نہیں۔

اگر تمام لوگ اپنے ظاہری اور پوشیدہ معاملات کا جائزہ لیں اور اپنے حال پر غور کریں تو انہیں اللہ تعالیٰ کا وضع کردہ یہ ضابطہ اپنی اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں نظر آئے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے اسباب اور حکمتوں کو

بھی کسی حد تک جان لیں گے۔ ان پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ نیکی ضائع نہیں جاتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا، حساب کتاب لینے والے کو کبھی موت نہیں آتی، جیسی کرنی ویسی بھرنی اور جیسا دوسروں کے ساتھ کرو گے ویسا آپ کے ساتھ بھی بہر حال کیا جائے گا۔

کیا یہ عجیب نہیں لگتا کہ اللہ تعالیٰ ایک برے کردار والی عورت کو صرف اس لیے بخش دیتا ہے کہ اس نے ایک پیاسے جانور کی پیاس بجھا کر اس کی زندگی بچائی تھی؟! کیا یہ حیران کن نہیں کہ اللہ تعالیٰ قارون کو خزانوں سمیت اس لیے زمین میں دھنسا دے اور دھنسا تا چلا جائے کہ اس نے سرکشی کی تھی، دراصل اس نے حد سے تجاوز کیا تھا، لوگوں کو فتنے میں مبتلا کیا تھا اور وہ ان کے ایمان کو متزلزل

اللہ تعالیٰ کے عظیم ضابطوں میں سے ایک ضابطہ وہ ہے جو لوگوں کی زندگی پر، ان کی آخرت پر اور ان کے انجام پر بہت گہرا اثر رکھتا ہے۔ یہ ضابطہ ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ یعنی اگر انسانوں کا عمل بھلا ہو گا تو بھلی جزا اور عمل برا ہو گا تو بری سزا۔

کرنے والا واقع ہوا تھا۔ اگر تعجب کرنا ہے تو جنگ احد میں صحابہ کرام پر آنی مصیبت پر غور کیجیے! صحابہ کرام بول اٹھے تھے کہ: ”یہ مصیبت کہاں سے آگئی؟“ حکمت اور عدل والے نے واضح جواب نازل فرمایا:

﴿قُلْتُمْ اَنّٰی هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ﴾

(ال عمران: 165)

”یہ مصیبت تمہاری اپنی لائی ہوئی ہے۔“ اللہ کا یہ اصول ہے کہ جیسا عمل ویسی جزا، یہ دراصل کام کے مطابق نتیجہ اور کوشش کے مطابق انجام کی بہترین تصویر ہے۔ یہ قاعدہ شریعت کے احکام میں، تقدیر کے معاملات میں، ہر زمانے میں اور ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اس ضابطے کی طرف قرآن مجید کی سو سے زائد آیات میں اشارہ کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس قاعدے کو

لوگوں کے دلوں میں بٹھانے کے لیے کئی ارشادات فرمائے ہیں:

کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:

﴿هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ﴾ (الر حن)

”نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔“

کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھا ہے:

﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَلَا يُصِيرَ﴾ (النساء)

”جو بھی برائی کرے گا اس کا پھل پائے گا اور اللہ کے مقابلہ میں اپنے لیے کوئی حامی و مددگار نہ پاسکے گا۔“

آیات مبارکہ میں بڑی دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ

اللہ تعالیٰ ایمان اور پرہیز گاری اختیار کرنے والوں کو اچھی زندگی سے نوازتا ہے۔ ان کے لیے اپنی معرفت، اپنے تعلق اور اپنی سعادت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ان کے معاملات آسان فرما دیتا ہے۔ ان کی مصیبتیں رفع فرما دیتا ہے اور انہیں مشکلات سے چھٹکارہ عطا فرماتا ہے۔ ان کی اور ان کی نسلوں کی گنہگاری فرماتا ہے۔ ان کے اعمال کی تکریم کرتے ہوئے ان کی مدد فرماتا ہے۔

جو اخلاص کے ساتھ پرہیز گاری اختیار کرتا ہے اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے برائی اور گندگی دور فرما دیتا ہے اور سچی ناموری عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿كَذٰلِكَ لِنُصِِفَ عَنْهُ السُّوْءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾ (یوسف)

”ہم نے اس سے بدی اور بے حیائی کو دور کر دیا، درحقیقت وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔“

جو قول و عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچائی والا معاملہ

کرتا ہے، اللہ بھی اس کے ساتھ سچائی والا معاملہ فرماتا ہے اور اسے علم و دانش سے نوازتا ہے۔ لوگوں کے دل اس کی طرف پھیر دیتا ہے۔ پھر لوگ محبت، کشش اور رحمت کے جذبات لیے اس کی طرف بڑھتے چلے آتے ہیں۔

اللہ اپنے مظلوم اور بے یار و مددگار بندوں کو بھی بڑا اجر دیتا ہے۔ سنیے کہ اللہ انہیں کیا اجر دیتا ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿وَيُؤْتِيكَ أَنْ تَنْقُصَ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوكَ فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ آيَةً ۖ وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾ (القلم)

”ہم یہ ارادہ رکھتے تھے کہ اب ان لوگوں پر مہربانی کریں جو زمین میں ذلیل کر کے رکھ دیئے گئے تھے اور انہیں پیشوا بنا دیں اور انہی کو آئندہ کیلئے وارث بنا دیں اور زمین میں ان کو اقتدار بخشیں۔“

چھاؤں کی شکل میں ملا۔ وہ بھی اس وقت کہ جب لوگ مصیبت، کرب اور تپتے ننگے سورج کے نیچے شدید پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَجَزَّيْنَهُمْ بِمَا صَبَرُوا وَجَعَلْنَا وَحْيَ الْوَحْيِ﴾ (الہد)

”ان کے صبر کے بدلے میں انہیں جنت اور ربی لباس عطا کرے گا۔“

جو اپنی نظر نیچی رکھتا ہے، اسے گناہ سے بچا کر رکھتا ہے، زبان اور کان کو گناہ سے دور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نور بصیرت سے نوازتا ہے اور علم و دانش اور سمجھداری عطا فرماتا ہے۔ گناہ کی عارضی لذت ان نعمتوں کے سامنے بھلا کیا حیثیت رکھتی ہے؟

اچھا بول بولنا بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ جو شخص بھلا بول بولتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیمت تک کے لیے راضی ہو جاتا ہے۔

اس آزمائش میں پورے اترے، اللہ تعالیٰ نے انہیں صبر کرنے والا، حلیم نرم دل اور رجوع کرنے والا پایا۔

یوسف علیہ السلام کا حال بھی دیکھ لیجیے! ان پر بہت سی مصیبتیں اور آزمائشیں نازل ہوئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حکمرانی نصیب فرمائی اور اچھی عاقبت سے سرفراز کیا۔

انگوں اور پچھلوں کے سردار، ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ترین آزمائش کا سامنا رہا، تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بندگی کی تمام شکلیں اللہ کے لیے خاص کر دیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین اور کامل ترین شخصیت بنا دیا، ان کا ذکر بلند فرمایا، دنیا و آخرت کے تمام قابل فخر مقامات پر ساری مخلوق کا امام بنایا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی اور پیاری بیوی کو یاد کیجیے، سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا جنہیں اللہ رب العزت نے جنت میں موتی سے بنے ہوئے ایک گھر کی بشارت دی۔ وہ اس لیے کہ انہوں نے ایمان قبول کرنے میں دیر نہ کی۔ چنانچہ جنت میں موتی والے گھر کی حقدار تھیں جس میں نہ کوئی شور ہوگا اور نہ تھکاؤ۔ وہ اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ضابطے کی عجیب بات یہ بھی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، اللہ اسے بھلا دیتا ہے، پھر اللہ اس کی پروا تک نہیں کرتا۔

اے مسلمانو! بھلا نتیجہ اور اچھا انجام، اچھی جزا کا حصہ ہیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو بڑھاپے میں بھلی زندگی، بہترین توانائی اور سعادت مندی سے نوازے، اس لیے کہ وہ جوانی میں اللہ کی

ساتھ نبھایا، اپنے نفس اور مال کے ذریعے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حقوق بغیر تھکے، بغیر چوں چرا کیے اور بغیر آہ کیے ادا کرتی گئیں۔ تاریخ میں جیسی ”کرنی ویسی بھرنی“ کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔ فرمان الہی ہے:

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزلة)

”جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔“

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ضابطے کی عجیب بات یہ بھی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے، اللہ اسے بھلا دیتا ہے، پھر اللہ اس کی پروا تک نہیں کرتا۔ جو شہرت کا طالب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں اسے شہرت تو دے دیتا ہے تاہم اسے ذلیل و رسوا بھی کر دیتا ہے۔ جو دکھاوا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مخلوق کے سامنے اسے ذلیل کر دیتا ہے۔ جو مسلمانوں کے عیبوں کی کھوج

جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور کرم نوازی سے اس کے ساتھ بھی بھلا سلوک کرتا ہے۔

جو مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت کا سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ہر مؤمن مرد اور ہر مؤمن عورت کے بدلے ایک نیکی عطا فرماتا ہے۔ جو مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ جو لوگوں پر خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا فرماتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ اللہ رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

یہ ساری جزائیں اللہ تعالیٰ کے اس عظیم ضابطے کا نتیجہ ہیں: ”جیسی کرنی ویسی بھرنی۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بہترین جزا دیتے ہوئے انہیں لوگوں کا امام، بہترین نمونہ اور ہدایت کا مینار بنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال اور اعمال سے لوگ رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب اس لیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں چند معاملات میں آزمایا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام

عبادت بجالاتا تھا اور اس کی خوشنودی کا متلاشی رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ بڑھاپے میں بھی اس کی حفاظت فرمائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ”اللہ کو یاد رکھو، وہ تمہیں یاد رکھے گا، اللہ کو یاد رکھو، تم اسے اپنی طرف متوجہ پاؤ گے۔“ (ترمذی)

ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مصیبت کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کسی شخص کا امتحان لے اور جب وہ امتحان میں پورا اترے، وہ رب پر راضی ہو جائے اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ اسے ہدایت عطا فرمادے، اللہ بھی اس سے راضی ہو جائے، اس کی عاقبت سنوار دے اور اسے پہنچنے والے نقصان کا بہترین معاوضہ عطا فرمادے۔ بھلا یہ معاملہ مؤمن کے علاوہ اور کس کو نصیب ہو سکتا ہے اور آخر کار تو پرہیزگاروں کا ہی اچھا انجام ہوتا ہے۔

اللہ کے بندو! ان لوگوں سے بھی کچھ سبق سیکھو جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا۔ انہوں نے دنیا میں کتنا صبر کیا اور اللہ کے لیے کتنی مشکلات سہیں، پھر نتیجہ خوش بختی، کامیابی اور ٹھنڈی

کہیں میں بھی اس برائی میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔“

دوسرا خطبہ:

حمد و ثناء کے بعد:

امت اسلام! ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“ اللہ تعالیٰ کے اس قانون کو ہر دم ذہن نشین رکھنے اور ہر موقع اور ہر حادثے پر یاد رکھنے سے بندے کو اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف اور حکمت پر پختہ یقین حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ کہ بلاشبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔ بندے کو اللہ سے خیر و بھلائی کی امید بندھ جاتی ہے۔ وہ اپنے رب سے مگان اچھا کر لیتا ہے۔ وہ اللہ کی رحمت، کرم اور عمدہ ثواب کا امیدوار بن جاتا ہے۔ اس سے وہ اطمینان اور رضامندی سے سرشار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے پختہ یقین ہو جاتا ہے کہ عنقریب اسے مکمل جزاء ملے گی۔ اس لیے وہ نہ مایوس ہوتا ہے اور نہ غمگین۔ اور اللہ بہترین عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ جس شخص کو اللہ بہترین جزاء سے نواز دے اسے اس پر مغرور نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے شکر گزار بن کر مزید نعمتوں کا سوالی بننا چاہیے تاکہ یہ نعمتیں تادیر برقرار رہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: 7)

”اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں مزید عطا کروں گا۔“

جسے بدترین بدلہ ملے وہ اللہ کی بخشش و رحمت سے مایوس نہ ہو بلکہ توبہ اور استغفار کرے اور اللہ کی ناراضی اور غضب والے کاموں سے دور ہو جائے۔ کیونکہ ہر مصیبت کسی گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے اور توبہ سے وہ دور ہو جاتی ہے۔ سیدنا یونس علیہ السلام کی قوم نے ایمان قبول کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے رسوا کن دیوبی عذاب دور کر دیا اور ایک عرصہ تک انہیں خوشگوار زندگی گزارنے کا موقع دیا۔ ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“ یہ قانون الہی تمام انسانوں پر لاگو ہے۔ اس میں کسی کو استثنیٰ یا خصوصی رعایت حاصل نہیں۔ ہر وہ شخص جو اس کا مستحق ہو، اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے مطابق ایک مناسب وقت پر وہ اس قانون کی گرفت میں آ جاتا ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون اور اس کی قوم کو بد دعا دی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے

سرداروں کو دنیا کی زندگی میں زینت اور اموال

پڑا جس سے وہ بچنا چاہتے تھے۔

اللہ کی شریعت اور علم چھپانے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور لعنتیں بھیجنے والوں کی لعنتیں بھی ان پر آ پڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں آگ کی لگام پہنائے گا اور یہ سزا بھی ان کے جرم کے عین مطابق ہے۔

اللہ کے بندو! جب ہم ان سزاؤں پر غور کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سرکشوں اور رسولوں کے مخالفین پر نازل فرمائی تھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزائیں ان کے جرم کے عین مطابق تھیں۔ اللہ نے قوم نوح، عاد، قوم ثمود، اصحاب ایکہ، قوم لوط، فرعون، سبا اور دیگر قوموں کی تباہی کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِ ۖ فَنُفِثَهُمْ مِّنْ أَرْضِنَا ۖ وَأَعَزَّنَا فِي الْوُتُنِ ۖ فَنُفِثَهُمْ مِّنْ حَاصِبًا ۖ وَنُفِثَهُمْ مِّنْ أَرْضِ رَعْدٍ ۖ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَعْرَفْنَا ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ (العنکبوت)

”آخر کار ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کی پاداش میں پکڑ لیا، پھر ان میں سے کسی پر ہم نے پتھر آؤ کرنے والی ہوا بھیجی، اور کسی کو ایک زبردست دھماکے نے آلیا، اور کسی کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا، اور کسی کو غرق کر دیا، بات یہ ہے کہ اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا، مگر وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔“

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں:

”مدینہ منورہ کے کچھ لوگوں میں برائی پائی جاتی تھی، تاہم انہوں نے لوگوں کی عیب جوئی سے گریز کیا تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ان کی عیب جوئی سے روک لیا۔ جب وہ اس دنیا سے گزرے تو ان کی عیب جوئی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ کچھ دوسرے لوگ ایسے بھی تھے جن میں برائی نہیں تھی، تاہم یہ لوگوں کی عیب جوئی سے باز نہ رہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں ظاہر کر دیں۔ موت کے وقت تک لوگ ان کی برائیاں یاد کرتے رہے۔“

ابراہیم خلیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”بعض دفعہ مجھے کسی کی برائی نظر آ جاتی ہے تاہم

میں اس کے متعلق بات اس ڈر سے نہیں کرتا کہ

لگتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب کے پیچھے لگ جاتا ہے اور اسے ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ جو ہدایت کی راہ سے ہٹ جاتا ہے، اللہ اسے بے راہ کر دیتا ہے اور عذاب کا راستہ اس کے لیے ہموار کر دیتا ہے۔ جو اللہ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے اللہ اس کی زندگی عذاب بنا دیتا ہے اور خود سے بھی تنگ ہو کر رہ جاتا ہے۔

جو مسلمانوں کو فتنوں، عذاب، قتل و غارت اور جلاؤ گھیراؤ کی طرف دھکیلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا خاتمہ ذلت کی حالت میں کرتا ہے اور لوگوں کو اس سے متفر کر دیتا ہے۔ آخرت میں بھی اس کے لیے آگ کا عذاب مہیا کر دیتا ہے: ”جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں پر ظلم و ستم توڑا اور پھر اس سے تائب نہ ہوئے، یقیناً ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلائے جانے کی سزا ہے۔“

منافقین اور مجرمین نے جب اہل ایمان کا مذاق اڑایا اور ان کی طرف اشارے کر کے ہنسنے لگے تو انہیں کرنی کے مطابق بھرتا پڑی۔ فرمان الہی ہے:

﴿قَالِیَوْمَ الَّذِیْنَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُونَ ﴿۱﴾ عَلَىٰ الْأَرَائِیْلِ یَنْظُرُونَ ﴿۲﴾ هَلْ تُؤْتِبُ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا یَفْعَلُونَ ﴿۳﴾﴾ (المطففین)

”آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں۔ وہ مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں۔ مل گیا نا کافروں کو ان حرکتوں کا بدلہ جو وہ کیا کرتے تھے۔“

کچھ لوگوں نے تو اسلامی شریعت کے ساتھ بھی کھیل کھیلایا، اس کے احکام تبدیل کر دیے، اس کے قوانین میں رد و بدل کر ڈالا، اپنے نفس کی پیروی کرتے رہے اور ظالموں کے پیچھے لگے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلیں ہی مسخ کر ڈالیں اور ان کی شکلیں بندروں کی سی بنا ڈالیں۔ ان کے دلوں پر مہریں لگا دیں۔ پھر ان کا حال یہ ہوا کہ بھلائی کو بھلا نہ سمجھتے تھے اور برائی کو برائی نہیں جانتے تھے۔ بس اپنے نفس ہی کی پیروی میں لگے رہتے تھے۔

زکوٰۃ روکنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے تین طرح دانے جانے کی وعید سنائی ہے۔ ان کی پیشانیاں، ان کے پہلو اور ان کی پشتیں داغی جائیں گی۔ یہ سزا ان کے جرم کے عین مطابق ہے۔ انہیں سزا میں ایسی چیز کا سامنا کرنا

شخص اللہ کے لیے کوئی چیز ترک کرتا ہے، اللہ اسے اس سے بہتر عنایت کر دیتا ہے اور جانے والی چیز کا غم اسے نہیں ہوتا۔ کیونکہ ”جیسی کرنی ویسی بھرنی“ اور تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“

اے ابن آدم! یہ تیرے اعمال ہی ہیں جنہیں اللہ محفوظ کرتا ہے اور اس کے فرشتے لکھتے ہیں، عنقریب قیامت کے دن تو انہیں اپنے اعمال میں پڑھے گا۔ جسے خیر و بھلائی نصیب ہو تو وہ اللہ کا شکر گزار ہو اور جسے قیامت کے روز خیر و بھلائی نہ مل سکی وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔ کیونکہ قانون الہی ہے: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ارشاد باری ہے:

”تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“ (الکہف: 49)

اے اللہ! اے رحم فرمانے والے! ہمیں معاف فرما! ہم پر رحم فرما! ہمیں عافیت نصیب فرما! ہمیں رزق عطا فرما! ہمارے نقصان کی تلافی فرما! ہمیں سر بلندی عطا فرما! ہمیں ذلت سے بچا۔ ہمارا مددگار ہو جا اور ہمارے مخالفین کی مدد نہ کر۔ ہماری حمایت فرما اور ہمارے مخالفین کی حمایت نہ فرما۔ اے اللہ! ظالموں کے خلاف ہماری مدد فرما! اے اللہ! جو ہم پر ظلم و ستم کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما۔ اے اللہ اے ارحم الراحمین! ہمارے حاسدوں اور دشمنوں کو ناحق خوش ہونے کا موقع نہ دے۔ آمین!

وصلی اللہ وسلم وبارک علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین



اساتذہ جامعہ اسلامیہ المدینۃ کو جرائد والہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ

- ۱۔ حافظ احمد ناگی بن عبدالمنان ناگی گوجرانوالہ
 - ۲۔ حافظ عبدالعلیم بن سعید احمد کبر وڑیکا
 - ۳۔ قمر فاروق بن محمد ایوب گوندلوالہ گوجرانوالہ
 - ۴۔ محمد علی شاہ بن مخدوم آفتاب احمد نوکھر گوجرانوالہ
 - ۵۔ عاصم عمر بن محمد آصف پہلی والہ گوجرانوالہ
 - ۶۔ حافظ عبدالسلام جمیل بن محمد جمیل نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
 - ۷۔ زید الرحمن بن حکیم عبدالستار ندیم عالم چوک گوجرانوالہ
 - ۸۔ حافظ محمد سفیان بن قاری محمود احمد کلاس والہ سیالکوٹ
 - ۹۔ حافظ اجمل شاہ بن محمد اصغر تلوار وڑیکا باد
- ناظم جامعہ اسلامیہ اہل حدیث۔ گلشن آباد گوجرانوالہ

کے فرائض کو ادا کرنے لگو اور ان امور کو چھوڑ دو جن کے ساتھ تمہارا تعلق نہیں تو تمہارے دل کو راحت نصیب ہو جائے گی۔ تمہاری زندگی سعادت بخش ہو جائے گی اور تم تو اپنے رب کے یہاں قابل تعریف مقام حاصل لو گے گا۔

اور اگر تم اپنے رب کی تقسیم پر راضی نہ ہوئے، اللہ کے فرائض کو ضائع کیا اور غیر متعلقہ امور میں مشغول ہو تو تم فکروں اور پریشانیوں میں گھر جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ بھی تم سے اعراض کریں گے، پھر بھی تمہیں ملے گا وہی جو اللہ نے تمہاری قسمت میں لکھ رکھا تھا۔ جبکہ تم اپنے رب کے ہاں قابل مذمت ہو جاؤ گے۔ کیونکہ ”جیسی کرنی ویسی بھرنی۔“ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“ (الکہف: 49)

تیرے کچھ گناہ اور غلطیاں تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہیں اور کچھ غلطیاں اور خوشی تیرے اور لوگوں کے درمیان ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے بخش دے اور درگزر فرما دے تو اللہ کی طرف لوٹ آ، توبہ کر لے۔ اللہ کے بندوں سے درگزر کرو اور ان کی غلطیاں معاف کرو۔ کیونکہ قانون الہی یہی ہے کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“ (الکہف: 49)

اے آدم کے بیٹے! اگر تم اپنے والدین کے فرمانبردار ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، اپنے اہل و عیال کے لیے رحمت ہو، سارے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہو تو تمہیں اس کی مناسبت اور ثواب ملے گا، تم اپنی آنکھوں سے اس کی جزاء دیکھ لو گے۔ اگر تم نافرمانی، بغاوت اور قطع رحمی ہی کرنے پر تل جاؤ۔ لوگوں سے حسد و کینہ اور لڑائی جھگڑے سے تکلیف دو، تو جان لو ”جیسی کرنی ویسی بھرنی۔“ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔“

اے ابن آدم! جو شخص حلال کھانا کھائے اللہ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے اور جو شخص گناہ ترک کرنے کا عزم کر لیتا ہے وہ ایمان کی حلاوت چکھ لیتا ہے اور اس کے لیے اللہ کی رحمتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ جو اپنا باطن درست کر لیتا ہے تو اللہ اس کا ظاہر بھی درست کر دیتے ہیں، جو اپنے تعلقات اللہ سے استوار کر لیتا ہے اللہ اس کے تعلقات مخلوق سے بھی سیدھے کر دیتا ہے۔ جو

سے نواز رکھا ہے اے رب! کیا یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگوں کو تیری راہ سے بھٹکائیں؟ اے رب! ان کے مال غارت کر دے اور ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دے کہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔“ (یونس: 88)

موسیٰ علیہ السلام کی یہ بددعا چالیس سال بعد قبول ہوئی اور فرعون اور اس کی قوم ہلاک ہو گئی۔ اس لیے کسی شخص کو اس قانون سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اب یہ ظالم لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ کو تم اس سے غافل نہ سمجھو! اللہ تو انہیں ٹال رہا ہے اس دن کے لیے جب حال یہ ہوگا کہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔“ (ابراہیم: 42)

کبھی اللہ تعالیٰ ظالموں اور باغیوں کو مہلت بھی دے دیتا ہے لیکن انہیں نظر انداز نہیں کرتا۔ وہ بے گناہ لوگوں کو قتل کر کے خوش ہوتے ہیں اور وہ یہ گمان کر بیٹھتے ہیں کہ وہ اللہ کے عذاب سے بچ رہیں گے۔ پھر اچانک اللہ کی پکڑ آ جاتی ہے اور یہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یقیناً ”جیسی کرنی ویسی بھرنی۔“

برادران اسلام! یہ قانون الہی مسلمان کی تربیت کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کیلئے مکمل سر تسلیم ختم کر دے۔ کیونکہ حکمت الہی کے آگے عقلمیں دنگ ہیں۔ انسانی عقل اللہ کے علم کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے کائناتی نقصا کے راز، تقدیر اور تدبیر کی حقیقت کو پانے سے یکسر قاصر ہے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی تدبیر و حکمت سے ہونے والی تبدیلیوں کو دیکھ کر کچھ لوگ ناراضی کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ کی تقدیر میں شک کرنے لگتے ہیں۔ اللہ کچھ قوموں کو بلندی اور کچھ کو پستی میں دھکیل دیتا ہے۔ کسی کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور کسی کے لیے بند کر دیتا ہے۔ کسی کو نوازتا ہے اور کسی کو محروم کر دیتا ہے۔ کسی کو آزماتا ہے اور کسی کو سلامتی سے نوازتا ہے۔ کسی کو غنی اور کسی کو فقیر بنا دیتا ہے۔ کسی کو عزت سے نوازتا ہے اور کسی کو رسوا کر دیتا ہے۔ ان تمام کاموں میں انسان بھلا کیسے اللہ تعالیٰ کی حکمت و علم کو جان سکتا ہے؟!

لہذا اے ابن آدم! اگر تم اپنا دل اللہ کے سپرد کر دو، اس کی تقدیر کو تسلیم کر لو، اس کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ۔ اللہ

① ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران) کہہ دیجیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں (تو یاد رہے کہ) اللہ انکار حق کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

② ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (آل عمران) ”اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

③ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء) ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو! اس کے رسول کی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی تمہارے لیے بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔“

④ ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رُسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾ (النساء) ”اور ہم صرف اسی واسطے رسول بھیجتے ہیں کہ ہمارے کلمہ کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا آپ کے پاس آجاتے اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) یعنی ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے تو وہ اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پائے۔“

⑤ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِي مَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء) ”پھر قسم ہے تمہارے رب کی! یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں گرانی نہ محسوس کریں اور پوری طرح مان لیں۔“

⑥ ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۚ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا﴾ (النساء) ”جس نے



الہی اور اس کی وضاحت ہی ہے۔ فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب: 21)

بلاشبہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں ہمیشہ سے (اچھا نمونہ ہے)۔“ (تفسیر القرآن المکریم ۲/۳۸۳)

یہی وجہ ہے کہ دور رسالت میں بھی اور اس کے بعد بھی نبی ﷺ کے قول و فعل کو اسی طرح واجب الاطاعت سمجھا گیا جس طرح کتاب اللہ کو اور دونوں کو وحی الہی تسلیم کیا گیا ہے۔ ارشاد الہی ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النج)

”اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی جو اتاری جاتی ہے۔“

اس لیے آپ ﷺ کے تمام احکام واجب التعمیل ہیں اس فہم نبوت اور وحی سے مستنبط احکام کو قرآن مجید نے حکمت سے تعبیر کیا ہے۔ فرمان الہی:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَيْنَا مَا لَمْ نَكُنْ نَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾ (النساء)

”اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ پر یہ احسان بھی ہے کہ اس نے آپ ﷺ کو قرآن کریم اور سنت جیسی نعمت عطا کی اور دین و شریعت کے وہ امور سکھائے جنہیں آپ ﷺ پہلے سے نہیں جانتے تھے۔

قرآن مجید میں اطیعوا اللہ اور اطیعوا الرسول کا حکم:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی بھی تاکید کی گئی ہے اور بہت سی آیات میں اطیعوا اللہ کے ساتھ اطیعوا الرسول کا بھی حکم ہے:

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ وَلْيَذْكُرُوا لِقَائِ اللَّهِ إِنَّمَا يَنْزِلُ إِلَيْهِمْ وَكَأَنَّهُمْ يَتَكَلَّمُونَ﴾ (النساء)

”دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ یہ ذکر (کتاب) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے کہ لوگوں کی جانب جو نازل فرمایا گیا ہے اسے کھول کھول کر بیان کر دیں شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔“ (النحل)

مولانا عبدالرحمن کیلانی مرحوم و مغفور اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

”اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی ذمہ داری صرف یہی نہیں تھی کہ جو کلام ایک محمد ﷺ کی طرف نازل ہوا اسے پڑھ کر لوگوں کو سنا دیا کریں یا لکھوا دیا کریں یا آپ اسے خود یاد کر لیں اور دوسروں کو بھی یاد کروا دیا کریں۔ بلکہ اس کے علاوہ تین مزید اہم ذمہ داریاں بھی تھیں جن میں یہاں ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے جو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اس کا مطلب اور تشریح و توضیح بھی لوگوں کو بتایا کریں اگر کسی کو بات کی سمجھ نہ آئے تو سمجھا دیا کریں اگر وہ کوئی سوال کریں تو اس کا جواب دیا کریں۔“ (تیسر

القرآن: ۵۴۱/۲)

مولانا عبدالسلام بھٹوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

”وحی الہی کو رسول اللہ ﷺ پر نازل کرنے کی دو حکمتیں بیان فرمائیں: ایک تو یہ کہ لوگوں کو اس کا مطلب سمجھنے میں کوئی مشکل پیش آنے پر آپ ان کے لیے اس کی وضاحت فرمادیں۔ بلکہ خود اس پر عمل کر کے انہیں اس کی عملی تصویر دکھا دیں کیونکہ آپ کی وضاحت اور نمونے کے بغیر وحی الہی میں بیان کردہ چیزوں کو سمجھنا ممکن ہی نہیں مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ اور دیگر احکام۔ قرآن مجید کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا ہر قول فعل اور حال وحی

دے دیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے وہ بلاشبہ سخت عذاب دینے والا ہے۔“

①۸ ﴿وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَنَّا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلْعُ الْبَهِيمُ ۚ﴾ (التغاب) ”اور تم اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی اور رسول کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے:

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”قرآن سنت اور اجماع کے ذریعہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنی اطاعت کو فرض کیا ہے۔ اوامر و نواہی میں اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ امت پر کسی کی اطاعت کو فرض قرار نہیں دیا اسی لیے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے سب سے افضل انسان تھے) وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں جب تک اللہ کی اطاعت کروں تم لوگ میری اطاعت کرو اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں تو تم لوگ میری اطاعت نہ کرو۔

تمام علمائے امت کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی معصوم نہیں اس لیے بہت سے ائمہ کرام نے کہا ہے کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر آدمی کی کوئی بات لی جائے گی اور کوئی چھوڑ دی جائے گی اور یہی وجہ تھی کہ فقہی مذاہب کے چاروں اماموں نے لوگوں کی ہر بات میں اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا تھا۔“ (تیسیر الرحمن لبیان القرآن: ۱/۲۷۳)

حافظ ابن قیم (م ۷۵۱ھ) کا ارشاد ہے لکھتے ہیں: ”اگر رسول کی اطاعت صرف احکام تک محدود رہے جو قرآن پاک میں صاف صاف موجود ہے تو پھر اطیعوا الرسول کی آیت کا کوئی مفہوم ہی نہیں رہتا جب کہ یہ آیت چاہتی ہے کہ اللہ پاک کے نزدیک رسول کی اطاعت بھی ایک مستقل امر

فَأَنَّا عَلَيْهِ مَا حِيلَ وَ عَلَيْكُمْ مَا حِيلَكُمْ ۚ وَ إِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِذَا الْبَلْعُ الْبَهِيمُ ۚ﴾ (النور) ”(کہہ دیجیے!) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر منہ پھیر لو گے تو ان کے ذمے تو (تلف) کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے ذمہ دار ہو اگر تم ان کی اطاعت کرو اور ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام حق پہنچا دینا ہے۔“

①۹ ﴿يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۚ وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۚ﴾ (الأحزاب) ”سنواریے گا تمہارے اعمال کو اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے تو وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے۔“

②۰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ لَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَكُمْ ۚ﴾ (محمد) ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔“

②۱ ﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَ لَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَ لَنَآ يَدُ خُلِّ الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِكُمْ ۚ وَ إِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۚ﴾ (الحجرات) ”گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان سے کہو کہ تم نہیں ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے سر دست اطاعت اختیار کر لی ہے اور ایمان تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو تو تمہارے اعمال میں سے وہ کچھ کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔“

②۲ ﴿مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَ لِلرَّسُولِ وَ لِيذِي الْقُرْبَىٰ وَ الْيَتَامَىٰ وَ الْمَسْكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ ۚ كُنْ لَا يَكُونُ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ ۚ وَ مَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ﴾ (المعمر) ”اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو دلوایا ہے ان دیہات والوں سے تو وہ اللہ اور رسول اور (آپ کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے تاکہ تم میں سے جو دولت مند ہیں یہ انہی میں نہ گھومتا رہے اور جو کچھ رسول تمہیں

رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔“

②۳ ﴿وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اخْذُوا ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلْعُ الْبَهِيمُ ۚ﴾ (السائدہ) ”اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور محتاط رہو اس پر بھی کہ اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کو واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔“

②۴ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ ۚ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَ الرَّسُولِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ أَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۚ وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ﴾ (الأنفال) ”(اے پیغمبر!) لوگ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ مال غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا پس تم ڈرو اللہ سے اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔“

②۵ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَ أَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۚ﴾ (الأنفال) ”اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی اور جب تم قرآن سن رہے ہو اس کی نافرمانی نہ کرو۔“

②۶ ﴿وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۚ وَ اصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ﴾ (الأنفال) ”اور اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں تنازع نہ کرو ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

②۷ ﴿وَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ يَخْشَ اللَّهَ وَ يَتَّقِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۚ﴾ (النور) ”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اور اللہ سے ڈرے گا اور خوف کھائے گا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے۔“

②۸ ﴿وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ آتُوا الزَّكَاةَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۚ﴾ (النور) ”(اور اے مسلمانو!) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

②۹ ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا

صاف و اشکاف انداز میں کہا گیا ہے کہ اے رسول! ان سے یہ بھی کہہ دیجیے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر یہ روگردانی کریں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔ فرمان الہی ہے:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (آل عمران)

”کہہ دیجیے کہ لوگو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر وہ منہ موڑیں تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں سے محبت نہیں کرتا۔“

بات تو اس طرح بھی کہی جاسکتی تھی کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو مگر یہاں اطیعوا کا لفظ رسول کے ساتھ یہ بتانے کے لیے دہرایا گیا ہے کہ رسول کی اطاعت ایک مستقل کلمہ ہے اور اللہ کی اطاعت کی شکل بھی تو اس کے سوا کچھ نہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے رسول کی اطاعت ہی دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔ اسی لیے قرآن نے کہا:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔“

سورہ آل عمران کی ان دونوں آیتوں سے ایک اور حقیقت کی طرف رہنمائی ہوتی ہے جو انتہائی چشم کشا ہے وہ یہ کہ متبعین رسول اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں اور رسول سے سربتانی کرنے والے اللہ کی نظر میں کافر ہیں اور کافروں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

رسول کی اتباع اور پیروی کے معنی اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس نظام تہذیب و تمدن کی اتباع کی جائے جو اللہ کے رسول نے قرآن کے محکم اور مجمل احکام اور اصولوں کو پیش نظر رکھ کر ترتیب دیا تھا اور محکم آیات کی آپ نے تفسیر و وضاحت فرمائی۔ مجمل کو آپ نے کھولا آسانی احکام پر آپ نے تشریحات کیں اور زندگی کے تمام مسائل، معاشی، معاشرتی، اقتصادی، سیاسی شعبوں کے لیے قاعدے اور ضابطے بنائے اور عملاً انہی احکام اور قوانین پر اس وقت کے معاشرہ کو اسلامی معاشرہ بنایا۔ فضائل اخلاق اور انسانی قدروں سے انسانی زندگی کو آراستہ کیا۔ عبادت کے ایک منظم پروگرام سے زندگی کو ایسی رعنائی بخشی جس پر فرشتے بھی رشک کریں۔ یہی شریعت مقدسہ

جائے۔ اتباع رسول کی وجہ سے تمہارے گناہ ہی معاف نہیں ہوں گے بلکہ تم مجھ سے محبوب بن جاؤ گے اور یہ کتنا اونچا مقام ہے کہ بارگاہ الہی میں ایک انسان کو محبوبیت کا مقام مل جائے۔ اور آیت ۳۲ (آل عمران) میں ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾

”کہہ دیجیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں تو یاد رہے کہ اللہ انکار حق کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔“

”یہ آیت کریمہ اطاعت اللہ کے ساتھ اطاعت رسول کی بھی تاکید کرتی ہے کہ اب نجات اگر ہے تو صرف اطاعت محمدی میں ہے اور اس سے انحراف کفر ہے اور کافروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا چاہے وہ اللہ کی محبت اور قرب کے کتنے ہی دعوے دار ہوں۔“ (احسان البیان: ص ۱۳۰)

مولانا محمد یوسف اصلاحی لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ تصور کہ آپ ایک پیغام رساں قاصد ہیں اور بس سراسر گمراہی ہے۔ شان رسالت کی توہین اور شریعت مطہرہ سے سربتانی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعارف تعلق قرب رسول کے وسیلے سے ہے اللہ سے قرب اور محبت کا دعویٰ اسی وقت ثابت ہو گا جب رسول کی اتباع سے اس کا ثبوت فراہم کیا جائے۔ ارشاد بانی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾ (آل عمران: 31)

”ان سے فرما دیجیے کہ اگر تم واقعی اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔“

اللہ سے محبت ہی ایمان اور دین کی روح ہے اور اللہ کے نزدیک اللہ سے محبت کا دعویٰ اسی وقت قابل قبول ہے جب بندہ اس کے بھیجے ہوئے رسول کی پیروی کرتا ہوا نظر آئے اور پیروی رسول کا صلہ اور انعام اس قدر عظیم ہے کہ اس سے عظیم تر صلہ کا انسان تصور ہی نہیں کر سکتا۔ یعنی یہ کہ ایسے انسان کو اللہ اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ آل عمران کی مذکورہ آیت کے بعد دوسری آیت میں صاف

ہے۔ بیسیوں آیات میں رسول کی اطاعت کا علیحدہ حکم دیا گیا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ براہ راست اطاعت کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے اس لحاظ سے جو شخص رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا۔“ (اعلام الموقعین، بحوالہ ترجمان السنہ جلد ۱ ص ۴۷) از مولانا بدر عالم میرٹھی

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق]

”خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کی جائے۔“

رسول کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور رسول کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

فرمان الہی:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

مزید ارشاد نبوی ﷺ ہے:

[من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصي الله] (مسلم)

”جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ پاک کی نافرمانی کی۔“

نجات اگر ہے تو صرف اطاعت محمدی میں ہے:

فرمان الہی ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران)

”(اے پیغمبر!) دنیا کو سنا دیجیے! اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو (اس صورت میں) اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔“

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ صرف اس صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ اس کے آخری پیغمبر پر ایمان لایا جائے اور اس کا اتباع کیا

جولوگ حکومت کے خلاف استعمال ہونے تھے ہو گئے اب ان میں ہمت نہیں۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان بینر پروفسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اب کوئی غلطی طاقت حکومت کے باز نہیں مروڑ سکتی۔ جو لوگ حکومت کے خلاف استعمال ہونے تھے وہ ہو گئے اب انکی اہمیت نہیں رہی۔ پانامہ لیکس پر ہونے والے احتجاج کی کوئی خفیہ طاقت حمایت نہیں کر رہی۔ مرکز اہل حدیث راوی روڈ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم کا خاندان سمیت اپنے آپ کو احتساب کے لیے پیش کرنا خوش آئند ہے۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں احتساب کمیشن پر تمام کا اتفاق رائے ایک مثبت پیش رفت ہے۔ آؤ اور پر بھی اتفاق رائے ہو جائے گا۔ جب سب احتساب پر متفق ہیں تو احتجاج کس بات کا ہو رہا ہے۔ اصولی طور پر عمران خاں کے پاس احتجاج کا اب جواز نہیں رہا۔ وہ اپنے آپ کو سیاسی طور پر زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی پنجاب میں سیاسی طور پر دفن ہو چکی ہے۔ وہ جتنا مرضی شور مچالے پنجاب میں اس کا کوئی سیاسی مستقبل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور اپوزیشن سب احتساب پر متفق ہو گئے ہیں صرف فی او آر پر اختلاف ہے اسکا بھی حل نکل آئے گا۔ عمران خاں کو 2018 کے انتخابات تک صبر نہیں ہو رہا۔ چیف جسٹس کی سربراہی میں مجوزہ کمیشن کے قیام پر اتفاق رائے پیدا ہونے کے بعد اپوزیشن کے پاس احتجاج کا جواز نہیں رہا۔ پروفسر ساجد میر نے کہا کہ کچھ عالمی طاقتیں پاکستان کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتی ہیں۔ پاک چین اقتصادی راہداری سمیت دیگر ترقیاتی کام تکمیل تک پہنچ گئے تو بہت سارے اندرونی اور بیرونی عناصر کے عزائم خاک میں مل جائیں گے۔ مسلم لیگ ن کے دور اقتدار میں یہ ترقی پوزیشن سمیت ملک دشمن عناصر کو بھی برداشت نہیں ہو رہی۔ اس لیے وہ کسی نہ کسی البٹو پر ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لیے اپنے ایجنٹوں کو استعمال کرتی رہتی ہیں مگر اب عوام میں شعور آچکا ہے۔ انہیں کھوکھلے نعرے لگانے والوں اور کام کرنے والے لوگوں میں فرق کا پتہ چل گیا ہے۔ اس لیے دشمن اپنے عزائم میں ناکام ہو گئے۔ (میڈیا سیل 106 راوی روڈ لاہور)

اتحاد اور بیداری کے بغیر نفاذ اسلام کی جدوجہد نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ حافظ عبدالکریم

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور قومی اسمبلی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ اتحاد اور بیداری کے بغیر نفاذ اسلام کی جدوجہد نتیجہ خیز نہیں ہو سکتی۔ حرمین کی حفاظت کے لیے اپنی تمام قوتیں استعمال کرنے کے لیے تیار ہیں، کراچی میں امن کے قیام پر سکیورٹی ادارے مبارکباد کے مستحق ہیں مگر حکومت کو کریڈٹ سے محروم نہ کیا جائے۔ وہ گذشتہ روز ادارہ فروغ قرآن و سنت ناظم آباد میں ”بیداری ملت و دفاع حرمین کنونشن“ سے صدارتی خطاب کر رہے تھے۔ کنونشن سے مولانا علی محمد ابوتراب، مولانا عبدالرشید جازوی، مولانا عتیق الرحمن شاہ کاشمیری، سید عامر نجیب، مولانا ابراہیم طارق، سید اشرف قریشی، قاری خلیل الرحمن جاوید، مولانا افضل سردار، مولانا یوسف کاظم، مولانا عبدالرحمن ثاقب، مولانا اسحاق نذیر، مولانا مازل صدیقی، مولانا سلمان احمد اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ مغربی طاقتوں سے مقابلے اور عالم اسلام کے استحکام کے لیے بیدار اور فعال کردار ادا کرنا ہوگا۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ شام، فلسطین اور دیگر اسلامی ممالک میں ہونے والے مظالم پر عالمی طاقتوں اور عالمی اداروں کی خاموشی ان کی بے ضمیری، بے حسی اور منافقانہ کردار کی دلیل ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش کی حکومت کے ظالمانہ اقدامات پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ بنگلہ دیش سے پاکستانی سفیر کو واپس بلایا جائے۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث راوی روڈ لاہور کے چیئرمین مولانا عتیق الرحمن شاہ کاشمیری نے کہا کہ نفرتوں کے سودا گروں کو عزیز پاکستان میں مذہبی انتہا پسندی اور فرقہ واریت کی آبیاری کر رہے ہیں حکومت ان کے آگے بے بس نظر آتی ہے۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے دیگر مقررین نے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث امن و اتحاد کی داعی ہے، ملت کی بیداری اور حرمین کے دفاع کے لیے ہم گھروں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں۔

مخائب: حافظ شاہان احمد پریس سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث کراچی

مساجد کی غیر معیاری تعمیری شکایات کا ازالہ

کئی جگہ سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ مسجدیں تعمیر کرنے والے حضرات مقامی جماعتوں کو تنگ کرتے ہیں یا صحیح طور پر مسجدیں تعمیر نہیں کرتے، اس طرح کی شکایات کے ازالے کے لیے ان تمام حضرات سے جو شکایت رکھتے ہیں درخواست ہے کہ وہ تمام تفصیلات سے آگاہ کریں تاکہ جماعتی طور پر ازالہ ممکن ہو۔

رابطہ: رانا محمد شفیق خان پسروری۔ 106 راوی روڈ لاہور

کا وہ نظام ہے جس کی اتباع اور پابندی ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس سے بے نیازی اور سرتابی کی قطعاً مسلمان کے لیے گنجائش نہیں۔ یہ بالکل واضح حقیقت ہے کہ اسی شریعت کی اساس قرآن بھی ہے اور سنت رسول بھی۔ شریعت سے سرتابی کرنے والوں کی پہچان اور شناخت قرآن نے یہ بتائی ہے کہ وہ رسول کی اطاعت سے کتراتے ہیں:

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا﴾ (النساء)

”اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس کلام کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا رسول کی طرف تو آپ دیکھتے ہیں ان منافقوں کو وہ آپ سے کتراتے ہیں۔“ (تاریخ تدوین سنت: ۱۸۲: ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے سرتابی کرنا کلام اللہ اور دین حق سے سرتابی ہے اس لیے کلام اللہ کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کی شکل تو صرف یہی ہے کہ آدمی شریعت اسلامی کی اتباع کرے۔

رسالت کے نظام کا یہ مقصد نہیں کہ رسول آپ تک کتاب اللہ پہنچا دے اور بس، بلکہ رسالت کا مقصد یہ ہے کہ رسول آپ کو تعلیم دے، کتاب اللہ کے معنی اور مفہوم بھی سمجھائے اور اس کا منشا اور مراد بھی بتائے اور عملاً ایک نظام شریعت بنا کر آپ کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتائے اور خود اس کا نمونہ پیش کرے جو امت کے لیے مکمل اسوہ حسنہ اور رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ اس کی آئینہ دار ہے۔

وَحَيِّزِ الْهَذِي هَذِي مُحَمَّدٌ ﷺ

جان ودل سے چاہیے مگرنا قبول
لطف قال اللہ اور قال الرسول



ضرورت (برائے طلبہ و طالبات)

اگر کسی جگہ دروس القرآن، دورہ قرآن و حدیث یا دورہ گرائمر صرف و نحو یا امامت، خطابت یا تراویح کے لیے حافظ قرآن کی ضرورت یا درس نظامی کی جملہ کتب پڑھانے کے لیے فاضل مدرس و شیخ الحدیث کی ضرورت ہو تو درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں: 0308-5602830

پابند ہیں غیر ملکی این جی اوز اس کی پشتی بان ہیں۔ سیکشن ۱۳ کے تحت فرسٹ ایڈ ریلیف، فوری تحفظ، قانونی معاونت اور نفسیاتی مشاورت مہیا کرنا حکومت کا فرض ہے۔ پروٹیکشن سینٹرز اور شیلٹر ہومز کی سہولیات اس کے علاوہ ہیں۔ مقدمہ کی سماعت سے قبل ایک فریق کو یہ تمام اسباب مہیا ہیں دوسرا فریق مدعا علیہ سے (خاوند باپ ماں بہن بھائی یا قریبی رشتہ دار) کے لیے اقدامات ملاحظہ فرمائیں۔ سیکشن ۷.....

شق A: قانون معزز رشتہ داروں کو متاثرہ خاتون سے ملنے کی اجازت نہیں دیتا۔

شق B: ان عزیزوں کو متاثرہ خاتون کی رہائش پر جانے کی ممانعت کرتا ہے۔

شق C: مرد کو جلاوطن کرنے کی غرض سے شہر یا بیرون شہر علاقہ بدر کیا جاسکتا ہے۔

شق D: مدعا علیہ (ماں باپ، بہن بھائی، خاوند) کو نشاندہی کی غرض سے ٹخنہ یا کلائی پر بریسٹ، جی پی ایس ٹریکر (کڑا) پہنا کر انسانی تحکیم و تنظیم اور مردانہ شرف کی نفی کرتا ہے اور مقدس رشتوں کی توہین کا ارتکاب کرواتا ہے۔

شق E: کے تحت ان کو ان کے گھروں سے نکالا جاسکتا ہے۔

شق F: ان سے ہر قسم کے ہتھیار (خواہ لائسنس یافتہ ہوں) واپس لے لیے جائیں گے۔

شق G: متاثرہ عورت سے رابطہ قابل سزا جرم ہوگا۔

شق H: جس جگہ عورت رہائش پذیر ہوگی اس گھر میں آنے نہیں دیا جائے گا۔

تشدد کی تعریف، متنازع بل اور شرعی نقطہ نظر: حقوق نسواں بل کا مرکزی نقطہ نگاہ عورتوں پر ہونے والے تشدد کو روکنا ہے۔ اس کے منظور کرنے کا سبب حکومتی اور حکومتی ہم نوا حلقوں کی جانب سے یہ بتایا جا رہا ہے کہ خواتین پر تشدد کے انسداد کے لیے یہ قانون منظور کیا گیا ہے۔ مگر یہ متعین کرنے کی ضرورت ہے کہ کون سے اقدامات تشدد کے زمرے میں آتے ہیں۔ زیر

معاشرتی اثرات

جناب ڈاکٹر پروفیسر سعید احمد چنیوٹی

میں بے راہ روی کے فروغ کے لیے شب و روز ایک کیے ہوئے ہیں۔ اس مقصد کے لیے ذرائع ابلاغ کو بزور زر استعمال کر کے عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ عالمی طاقتوں کے دباؤ پر حکومتوں سے غیر شرعی، غیر اخلاقی اور غیر معاشرتی قوانین بھی ہموار ہی ہیں۔ حال ہی میں اس کی ایک مثال سامنے آئی ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں تحفظ خواتین ۲۰۱۶ء بل منظور کروایا گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی کے ۳۷۱ میں سے ۱۷۵ ارکان کی غیر موجودگی میں موقع کو غنیمت جان کر یہ غیر شرعی بل پاس کروا کر تجلّت میں گورنر کے دستخط سے نافذ کر دیا گیا۔ یہ بل حقوق نسواں کے تحفظ کے لیے نہیں بلکہ یورپین ثقافت کا عکاس قانون اسلام آئین پاکستان اور معاشرتی اقدار کی دھجیاں بکھیرنے والا ہے۔ اس کی بہت سی شقیں دین فطرت کی واضح نصوص کے خلاف ہیں جس کے نتیجے میں اسلامی معاشرہ پر ناگوار اثرات مرتب ہو سکتے ہیں جس کی چند مثالیں ہدیہ قارئین ہیں۔

قانون مساوات اور حقوق نسواں بل:

اس کی تمہید میں لکھا گیا ہے کہ اس بل کا ایک مقصد آئین کے تحت احناف کے مابین مساوات کی ضمانت ہے۔ جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ متنازع حقوق نسواں بل متاثرہ خاتون اور مدعا علیہ کے درمیان قانون مساوات قائم کرنے سے بے بس نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو:

سیکشن ۳..... ذیلی شقیں: A, B, C, D, E, F

سیکشن ۸..... ذیلی شقیں: A, B, C, D, E, F

ان تمام شقوں کا ماحصل یہ ہے کہ ایک فریق متاثرہ خاتون ہے جسے بظاہر تحفظ فراہم کرنا ہے اس فریق کو شیڈ رکھنے کے لیے تمام اسباب بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ ریاست، مقامی حکومت، عدالت، پولیس ایجنسیاں اس کی پشت پر ہیں۔ ٹول فری ہیلپ لائن اس کی معاون ہے خواتین رضا کار تنظیمیں اس کے تحفظ کے لیے اقدامات کی

اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اس کے ظاہر و باطن اور اس کے احساسات، مسائل اور ضروریات سے بخوبی واقف ہے۔ انسانی زندگی کے تمام شعبہ جات کے لیے اس نے قوانین وضع فرمائے ہیں تاکہ ان کی رہنمائی میں انسان مطمئن اور باوقار زندگی بسر کر سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعَلَهُ مَا تَوَسَّوْا بِهِ نَفْسَهُ﴾ (ق: ۱۶)

”ہم نے انسان کو پیدا کیا اور اس کے دل میں ابھرنے والے خیالات تک کو ہم جانتے ہیں۔“

اسی لیے اللہ کے بنائے ہوئے قوانین دائمی و پایدار اصلاح انسانیت کے ضامن اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ افراط و تفریط سے مبرا اور منفی اثرات سے پاک ہیں۔ فریقین کے درمیان عدل و انصاف کے حامل اور توازن کو برقرار رکھنے والے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَطَرَتِ اللَّهُ النَّبِيَّ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهِمْ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَوِيمُ﴾ (الروم: ۳۰)

”اس فطرت پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جاسکتی۔ یہی بالکل راست اور درست دین ہے۔“

انسان کے خود ساختہ قوانین اس معیار پر پورے اترنے سے قاصر ہیں وہ کہیں افراط کا شکار ہو جاتے ہیں کہیں تفریط کا ان میں توازن نہیں رہتا، مغرب اور یورپ کے بنائے ہوئے قوانین اس پر شاہد ہیں۔ ایک قانون وضع کرنے کے بعد اس کے مضر اثرات دیکھ کر برعکس قانون سازی پر مجبور ہو جاتے ہیں وہ عالمی قوانین ہوں یا ہم جنس پرستی کا قانون۔

ایک عرصہ سے اسلام دشمن قوتیں نہ صرف اسلام کو بدنام کرنے کی سعی مذموم میں مصروف ہیں بلکہ اسلامی اقدار کے استہزاء، اسلامی تہذیب کے خاتمہ اور معاشرے

بحث قانون کے مطابق تشدد کے ذیل میں محض جسمانی طور پر مارنا ہی شامل نہیں بلکہ اس میں نفسیاتی تشدد اور معاشی تشدد بھی آتا ہے۔ شقوں میں استعمال ہونے والی اصطلاحات کی وضاحتیں:

① **معاشی استحصال**..... اس سے مراد مدعا علیہ کی جانب سے متاثرہ خاتون کو گھریلو تعلقات میں آمدن کے مطابق خوراک، لباس اور رہائش دینے سے انکار یا مدعا علیہ کا متاثرہ شخصیت کی آمدن اس کی مرضی کے خلاف استعمال کر لینا ہے۔

② **نفسیاتی تشدد**..... اس میں متاثرہ خاتون کی ایسی نفسیاتی تنزلی کی کیفیت شامل ہے جس کے نتیجے میں خوراک سے بے رغبتی پیدا ہو، خودکشی کی کوششیں یا ایسی ڈپریشن جسے طبی طور پر ثابت کیا جاسکے اور خود دباؤ ڈالنے والے کے سلوک کی وجہ سے ہو یا متاثرہ خاتون کی نقل و حرکت محدود کرنے کی وجہ سے ہو۔

مغربی ثقافت کی پیروی میں اس ایکٹ کے تحت خاندان کے کسی فرد کو یہ اجازت نہیں خواہ وہ متاثرہ عورت کا باپ ہو، ماں ہو، بھائی ہو، بہن ہو یا خاوند ہو کہ وہ عورت کی نقل و حرکت کو محدود کر سکے۔ مثال کے طور پر اگر والدین اپنی نوجوان بیٹی کو رات گئے گھر سے نکلنے سے روکنے پر یا بری رفاقت سے باز رہنے کو کہتے ہیں اس قسم کی پابندیوں سے بیٹی ڈپریشن کا شکار ہو جاتی ہے تو اس سے ان والدین کے خلاف یہ ایکٹ استعمال ہو سکے گا۔ گویا تشدد کی ایسی خود ساختہ لا محدود تعریف کرتے ہوئے اتنی وسعت دے دی گئی ہے کہ عند الضرورت کسی بھی سرزنش اور تنبیہ کو تشدد میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اس ایکٹ میں خاندانی گمرانی (دلی) باپ، بھائی اور شوہر کے ان حقوق کو سنگین طور پر چیلنج کیا گیا ہے جو اس متاثرہ عورت کے حق میں وہ بہتر سمجھتے ہیں۔

تشدد کا دوہرا معیار:

ایک ہی قانون میں فریقین کے لیے تشدد کا معیار الگ ہے۔ ایک طرف متاثرہ خاتون پر تشدد کے ذیل میں محض جسمانی طور پر مارنا ہی شامل نہیں بلکہ اس میں نفسیاتی اور معاشی تشدد بھی آتا ہے۔ اگر خاتون سے محض بدکلامی ہو

یا اس کی شہرت کو نقصان پہنچے تو تشدد اور قابل گرفت ہے۔ دوسری طرف اگر مرد کے خلاف شکایت کر کے اس کو اپنے ہی گھر سے نکال دیا جائے اور کڑے پہنا کر اس کی تذلیل کی جائے اور علاقہ بدر بھی کیا جاسکے۔ قابل غور امر یہ ہے کہ محض شکایت پر سزا اور غیر معاشرتی توہین آمیز سلوک کیا انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے؟ اور اگر بالآخر یہ ثابت ہو جائے کہ شکایت غلط تھی تو کیا یہ تشدد نہیں؟

سیکشن ۱۵ داخلہ کا اختیار:

سب سیکشن ۱: تحت ضلعی افسر تحفظ خواتین یا افسر تحفظ خواتین اسی غرض سے کسی بھی وقت کسی بھی جگہ یا گھر میں داخل ہو سکتے ہیں۔

سب سیکشن ۳: ضلعی افسر تحفظ خواتین یا افسر تحفظ خواتین بشمول پولیس کے اشتراک سے متاثرہ خاتون سے ملنے کے لیے ایسی جگہ یا گھر میں داخلے کو یقینی بنانے کی غرض سے اس گھر یا جگہ میں زبردستی داخل ہونا قانونی طور پر جائز ہوگا۔

سب سیکشن ۲ میں اگرچہ سربراہ کو نوٹس دینے کا کہا گیا ہے مگر دیگر شقوں کی موجودگی میں وہ بے معنی اور برائے نام ہے۔

ان دفعات کے ذریعہ گھروں کے شرف اور خلوت کی حرمت کو پامال کر دیا گیا یہ قانون سورہ نور کی آیات کے صریحاً مخالف ہے۔

”اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی رضا نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔“ (النور: ۲۷)

اسی آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیرؒ نے حدیث درج کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے اور تو اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر گناہ نہیں۔“ (بخاری: ۶۸۸۷)

اس سلسلہ میں بہت سی احادیث اور اقوال صحابہ موجود ہیں جس سے گھر کے شرف اور حرمت کو یقینی بنایا گیا ہے۔

سورہ النور کی آیت نمبر ۵۸ میں تین اوقات میں اپنے غلاموں و خادموں اور نابالغ بچوں کو بھی گھروں میں

داخلہ کے لیے اجازت کا پابند بنایا گیا ہے۔ گھر اور چار چار دیواری کے تحفظ کے سلسلے میں اسلام کے بے پلک ٹھوس قوانین و احکام کی موجودگی میں اور آئین پاکستان کے آرٹیکل ۱۳ جس میں گھر کی خلوت کو قابل حرمت قرار دیا گیا ہے کے ہوتے ہوئے یہ متنازع بل شریعت، آئین پاکستان اور ہماری ثقافتی روایات سے متصادم ہے بلکہ اس کا مجموعی تاثر نظریہ پاکستان کی روح کے مخالف ہے اس پر ایک معاصر صحافی کا تبصرہ کس قدر حقیقت پر مبنی ہے۔

”اصل بات یہ ہے کہ مذکورہ بل پاکستانی ثقافت بالخصوص اسلامی تعلیمات سے قطعی مختلف ہے ایسا قانون اس معاشرہ میں کارگر ہو سکتا ہے جہاں مرد وزن کا باہمی تعلق رکی اور معمولی ہو جہاں میاں بیوی ایک دوسرے سے بیزار اپنا اپنا روزگار اپنے اپنے اکاؤنٹ اپنا اپنا حلقہ نیز احباب اور دوست رکھتے ہوں۔ جہاں بوائے فریڈز گرل فریڈز کو مسلمہ حیثیت حاصل ہو۔ اسلامی تعلیمات اور پاکستانی ثقافت میں باپ، بیٹی، بھائی، بہن یا میاں بیوی کا آپس میں تعلق غیر معمولی مستحکم، احترام و محبت کا ہے۔ یہاں اس بل کی توہین آمیز دفعات معاشرہ میں فساد برپا کر دینے کا سبب بنوں گی۔“

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت، اپریل ۲۰۱۶ء)

شریعت کا نظام تربیت:

شریعت نے مرد (باپ، بھائی، شوہر) کو گھر کا مربی اور نگران بنایا ہے۔ ان کی معاشی، معاشرتی ضروریات زندگی پورا کرنا مرد کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح شرعی اور معاشرتی طور پر مرد کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی بیٹی، بہن، بیوی کی تربیت و اصلاح کے لیے اسے ڈانٹ ڈپٹ کرے قابل مواخذہ اور سرزنش کرے انہیں نامناسب مقامات پر بلا وجہ آنے جانے سے روکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ]

”تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اسے اپنی رعیت سے متعلق باز پرس ہوگی۔“

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کامیاب ہوگا؟ کیا احناف کے درمیان اعتماد، حسن معاشرت اور باہمی محبت و تعاون کی فضا قائم ہوگی؟ یا نفرت کی بغض و عناد اور جنگ و جدل کا دروازہ کھلے گا یا مفاہمت کا۔ خواتین کے مسائل حل ہوں گے یا ان میں اضافہ ہوگا۔ مذکورہ بالا اقدامات سے کیا خواتین کو حقوق مل جائیں گے یا خواتین سرپرستوں اور خیر خواہوں سے محروم ہو کر تنہائی کی زندگی گذاریں گی؟ کیا مرد ایسے اقدامات پر ایسی تذلیل کا باعث بننے والی خواتین سے کنارہ کش نہ ہوں گے؟ کیا ان حالات میں کوئی غیور شخص ایسی خاتون کی کفالت کر سکے گا؟

② اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا متفقہ آئین کیا وہ خواتین کے حقوق کے تحفظ سے قاصر ہے؟ اسی طرح تعذیرات پاکستان اور شرعی قوانین کی موجودگی میں اس کی کیا ضرورت تھی؟ شرعی معاملات میں رہنمائی کے لیے آئینی ادارہ اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے اس بل کی منظوری سے قبل ضروری تھا کہ اسے شرعی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیج دیا جاتا۔ صوبہ خیبر پختونخواہ کی اسمبلی نے یہی بل مذکورہ ادارہ کو ارسال کیا ہے۔

③ موجودہ بل اسلام کے نظام ولایت شرعی سے متصادم ہے، اسلام کا نظام ولایت بیٹی، بہن، بیوی غیر محدود آزادانہ نقل و حرکت پر (بلا اذن) موجودہ بل خاتون کو حسب منشا آزادانہ کردار ادا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

④ اسلام میں اصناف کے درمیان مساوات نہیں عدل ہے:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَ دَرَجَةٌ﴾ (البقرہ: ۲۲۸)

”عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر البتہ مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔“

جبکہ موجودہ بل اصناف میں مساوات کا ضامن ہے۔ جس طرح عمومی تاثر کے برعکس متاثرہ خاتون کے تحت بیوی کی طرح بیٹی، بہن اور ماں بھی شامل ہے

شریعت ہے۔

سیکشن ۳۰ استثناء:

قانون یا قواعد ہذا کے تحت نیک نیتی سے سرانجام دیے گئے کسی اقدام پر حکومت، حکومت کے کسی افسر، کمیٹی، کنوینئر یا کمپنی کے کسی رکن، ڈسٹرکٹ ویمن پروٹیکشن افسر، ویمن پروٹیکشن افسر یا پروٹیکشن سسٹم کے کسی ملازم کے خلاف کوئی مقدمہ استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائی نہ کی جائے گی۔

کیا دنیا کا کوئی آئین و قانون یہ اجازت دے سکتا ہے کہ اس کے ملازمین آفیسر جو بھی اقدام کریں انہیں کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا؟ ان کا ہر اقدام جائز اور درست ہوگا اور وہ اس اقدام کی بذات خود تشریح کرنے کے اہل ہوں گے کہ یہ کام نیک نیتی سے کیا گیا ہے فی نفسہ وہ غلط ہی کیوں نہ ہو۔

دوسری طرف اگر کوئی خونی رشتہ دار (باپ، بھائی، بہن، ماں) اپنے زیر کفالت کو یا شوہر بیوی کو اصلاح و تربیت کی غرض سے سرزنش یا کوئی اقدام کرتا ہے تو اس کا اقدام تشدد، جرم اور تعزیر کے زمرے میں آئے گا۔ کیا یہ عدل و انصاف کا خون نہیں کہ ایک ہی قانون کے تحت ایک شخص مجرم اور دوسرا بے گناہ ہو؟

سیکشن ۳۱۔ مشکلات کے خاتمہ کا اختیار:

”حکومت قانون ہذا کے نفاذ سے دو سال کے اندر اور بذریعہ نوٹیفیکیشن ایسا قانون وضع کر سکتی ہے جو قانون ہذا سے متصادم نہ ہو اور جو کسی مشکل کے خاتمے یا قانون ہذا کی دفعات کو رد و عمل لانے کی غرض سے ضروری معلوم ہو۔“

قانون کی اس شق سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ حکومت اس ایکٹ کے نفاذ میں کس قدر سنجیدہ ہے اور وسیع عزائم رکھے ہوئے ہے۔ کہ اس بل کے نفاذ کو حتمی کرنا چاہتی ہے اور اس راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو عبور کر کے ہر چیز کو بلڈوز کرنا چاہتی ہے۔ خواہ وہ شریعت اسلامیہ کے خلاف ہو یا معاشرتی اقدار سے متصادم یا مشرقی روایات سے مزاحم تاکہ اس ایجنڈا کی تکمیل کر سکے جو اسے سونپا گیا ہے۔

① ان تشریحات کی روشنی میں کیا بل اپنے مقاصد میں

”اپنے اہل خانہ پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کیجیے اور ان سے اپنا عصا بغرض اصلاح نہ بنائیے اور ان کو اللہ سے ڈرائے رکھو۔“ (مندرجہ: ۳۲۸/۵)

رسول اللہ ﷺ نے اولاد کو ۱۰ برس کی عمر میں نماز کے ترک پر ایک حد تک مارنے کا بھی حکم فرمایا ہے۔

مرد کو بیوی کی اصلاح کے لیے قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

”جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو۔“ (النساء: ۳۴)

مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”یہ مطلب نہیں ہے کہ تینوں کام بیک وقت کر ڈالے جائیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نشوز کی حالت میں ان تینوں تدبیروں کی اجازت ہے۔ اب رہا ان پر عمل درآمد تو بحر حال اس میں قصور اور سزا کے درمیان تناسب ہونا چاہیے۔ جہاں ہلکی سی تدبیر سے اصلاح ہو سکتی ہو وہاں سخت تدبیر سے کام نہیں لینا چاہیے، نبی ﷺ نے بیویوں کے مارنے کی جب کبھی اجازت دی بادل نخواستہ دی ہے اور پھر بھی اسے ناپسند ہی فرمایا۔ تاہم بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو پٹے بغیر درست ہی نہیں ہوتیں ایسی حالت میں نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے کہ منہ پر نہ مارا جائے، بے رحمی سے نہ مارا جائے اور ایسی چیز سے نہ مارا جائے جو جسم پر نشان چھوڑ جائے۔“ (تفہیم القرآن: ۱/۳۵۰)

ان نصوص شرعیہ سے یہ ظاہر ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ اگر اصلاح اور جائز امور کے لیے ہو تو شرعی حکم ہے لیکن بل میں اسے تشدد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ بیوی شوہر کی حکم عدولی کرے اور شوہر کے اظہار ناراضگی پر تکرار ہو جائے تو یہ بھی بدکلامی ہوئی اور اسے تشدد کے زمرے میں لایا گیا ہے۔ بیٹی، بہن، بیوی کو نا مناسب وقت میں یا نا مناسب مقام پر آمد و رفت سے منع کرنا بھی تشدد ہے۔ شوہر، باپ، بھائی وغیرہ اگر اصلاح کی کوششیں کریں اس پر خاتون نا جائز طور پر خودکشی کی کوشش کرے یا ظاہر کرے تو ان سب کو تشدد کے زمرے میں لاکر گھروں میں فساد پھیلایا جا رہا ہے۔ لہذا تشدد کی یہ تعریف خود ساختہ اور خلاف

جماعت کے ایک متمول آدمی سے سفارش بھی کی۔

لطیفہ:

آپ کی شخصیت پر لکھنے کے دوران ایک رات ان کی زیارت ہوئی اور ہم دونوں کسی جگہ پر تبلیغی مشن پر ہیں ایسے ناہنجار لوگوں سے واسطہ پڑا کہ انہوں نے انتہائی بدسلوکی کا مظاہرہ کیا لیکن اس دوران ان کے ماتھے پر ذرہ برابر شکن نہیں آئی۔ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو وہ سحری کا وقت تھا۔

۱۹۷۳ء میں برطانیہ والوں نے اپنے پاس بلایا ایک چلہ وہاں ٹھہرے اور روزانہ مختلف مقامات پر خطاب فرماتے، واپسی پر جماعت کے احباب نے ایک بڑا اچھی پارچات کا بھر کر پیش کیا، انہوں نے قبول نہ کیا، احباب نے یہ سمجھ کر کہ یہ معقول خدمت نہیں ایک اتنا بڑا اور اچھی بھر کر لائے کہ اب تو قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے کمی کی وجہ سے ایسا نہیں کیا بلکہ میں مطلقاً کوئی چیز لے جانا نہیں چاہتا۔ پاؤنڈ کی شکل میں نقدی پیش کی گئی جو نہایت معقول تھی مگر آپ نے ان کے استرار پر صرف تین صد پاؤنڈ لیے۔ لاہور آ کر وہ بھی مجھے دیدیے اور حکم فرمایا کہ کسی منی جیجر سے روپے تبدیل کر دو اور قاری صدیق الحسن کو جو اس وقت میر محمد میں مدرس تھے دے دیے۔

۱۹۸۶ء میں شیخ ظفر اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے پیش کش کی کہ آپ قرآن حکیم کی تلاوت اور ترجمہ تفسیر اپنی آواز میں ریکارڈ کرادیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی! آپ نے قبول فرمائی۔ شیخ صاحب نے کہا کہ ہم آپ کی کیا خدمت کریں؟ آپ نے فرمایا: اگر معاوضہ دے کر یہ کام کروانا ہے تو کسی اور سے بات کر لیں۔ مسلسل چھ بار آپ نے ۴۵ کیسٹوں میں قرآن مکمل ریکارڈ کروایا۔ سورۃ بقرہ کی تفسیر اور باقی قرآن کا ترجمہ وضاحت کے ساتھ مکمل کیا۔ بڑے اصرار کے ساتھ شیخ ظفر اللہ مرحوم نے ۳۰۰۰۰/- روپے پیش کیے جو انہوں نے بادل خواستہ قبول کیے۔ جبکہ یہ کام اگر لالچی لوگوں کو ملتا تو وہ لاکھوں کی بات کرتے۔

خدا کے نیک بندوں کو غلامی میں فقیری میں استغناء ہی محفوظ رکھ سکتی ہے۔

جنبہ جہاد:

استقلال پاکستان کے بعد بھوجیاں ضلع امرتسر میں ان کے عظیم اخوان جید علماء اور دوسرے تنہیال سکھوں نے شہید کر دیئے، ادھر ضلع فیروز پور میں راقم کے والد مولانا



محل کا جذبہ:

ہوتی ہے کہ مزاج وہوس سے بلند وہالا ہو اور صاف خون دل ذکر الہی سے گرم پاک نگاہیں اور دیدار الہی کے لیے جان بے قرار رہے۔“ ایسا لگتا ہے کہ اقبالؒ نے یہ شعر انہی کے لیے کہا ہے۔۔۔ نگہ بلند سخن دلنواز جاں پر سوز یہی ہے رخت سفر میر کارواں کے لیے راقم کو انہوں نے بتایا کہ میں رائے ونڈ پیدل سے میر محمد جا رہا تھا یہ اس وقت کی بات ہے جب رائے ونڈ سے قصور تک ریل گاڑی چلتی تھی اور تمام سڑکیں کچی تھیں۔ رائے ونڈ سے اگر قصور کی ریل نکل جاتی تو رائے ونڈ سے پیدل میر محمد جانا پڑتا تھا۔ راستے میں ایک خاتون جس نے اپنے سر پر کافی بوجھ اٹھا رکھا تھا میں محسوس کر رہا تھا کہ ان کو کافی دقت ہو رہی ہے۔ میں نے اپنے سر پر کبھی بوجھ نہیں اٹھایا تھا۔ اس خاتون کی تکلیف کو دیکھ کر ان کا بوجھ اٹھانے کی کوشش کی اور بڑی پس و پیش کے بعد آخر میں نے ان سے درخواست کر دی کہ خالہ جی! اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کا بوجھ اٹھا کر آپ کے ساتھ تعاون کر دوں؟ انہوں نے غیبی امداد سمجھ کر مجھے اپنا بوجھ اٹھوایا۔ اگرچہ میر محمد تک مجھے بھی خاصی کوفت ہوئی لیکن جب میں نے ان کے دروازے تک پہنچ کر ان کی امانت ان کے حوالے کی تو اس خاتون کی زبان سے میرے لیے اتنی دعائیں نکلیں جو اس کے بغیر میں وہ دعائیں نہیں لے سکتا تھا۔

استغناء:

ہر رمضان کے پہلے جمعہ میں بھر پور اپیل کرتے ۳۰/۲۵ ہزار یا کم و بیش جتنی فراہمی ہوتی وہ تقسیم کر کے مصلے سے اٹھتے، بعض دفعہ قریب سے کوئی آنسو بہا دیتا تو اس کے لیے جماعتی احباب سے اپیل کر دیتے۔ ایک دفعہ ایک عورت آپ کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ اپنی خود ساختہ مظلومیت بیان کرتے کرتے گر پڑی حالانکہ وہ سب کچھ مصنوعی تھا مگر اس کے ساتھ معقول تعاون بھی کیا اور

وہ صبر و تحمل کا نمونہ تھے۔ اکتاہٹ ان کے مزاج میں داخل ہی نہ تھی۔ بچے بوڑھے جوان ان سے مانوس تھے ان کے پاس بیٹھنا اور ان سے بات کرنا اپنے لیے سعادت سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ رائے ونڈ سے ایک تبلیغی ساتھی آئے اور سارا دن سوالات کی بوچھاڑ کرتے رہے کبھی کسی جہت سے کبھی دوسری جہت سے سارا دن اعتراضات کر کے تھکا دیا۔ آخر خود ہی تنگ آ کر کہنے لگا کہ میں نے سارا دن آپ کو تنگ کیا ہے اندازہ کرنے کے لیے کہ جس کام کو آپ نے شروع کیا ہے یہ اسی کا متقاضی ہے اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ اس مشن کو چلا سکیں گے۔

خدمت خلق کا جذبہ بھی آپ کے مزاج میں طبیعت ثانیہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ میر محمد کے ابتدائی دور میں مقامی نظم (المسلمون) کے نام سے قائم کیا جس کی غرض و غایت یہ تھی کہ نادار لوگوں سے تعاون، کمزوروں کی حمایت اور راستوں میں سے رکاوٹیں دور کرنا ساتھیوں کے لیے ایک لباس کا انتخاب بھی فرمایا۔ سر پر نیلے رنگ کا دھاری دار رومال، قمیص سفید، تہ بند سبز رنگ کا۔ فلسفہ اس لباس کا یہ تھا کہ آسمان کی طرح جو کہ نیلگوں ہے جس سے مراد تعلق باللہ، قمیص سفید تا کہ سینے کی صفائی کی غمازی کرے اور تہ بند سبز رنگ کا جو زمین سے متصل ہے۔ جڑ زمین میں ہوتی ہے وہی درخت سرسبز و شاداب رہے گا جس کی جڑیں سبز اور نرم رہیں گی۔ انسان زمین پر اللہ کی عبادت احسان کے ساتھ کرے گا۔ آنکھ میں خشیت الہی کی نمی ہوگی تو زندگی کے ثمرات جنت الفردوس کے باغ و بہار کی صورت میں ظاہر ہوں گے۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ اللہ والوں کی سوچیں اونچی ہوتی ہیں۔

چہ باید مرد را طبع بلندے خون بے تابے دے لے گرے نگاہ پاک بینے جان بے تابے ”کسی مرد کامل کے لیے انہیں چیزوں کی ضرورت

نوٹ:

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ بزرگوں (مولانا محمد یحییٰ شریقی اور حضرت حافظ محمد یحییٰ میر محمدی) کے لگائے پودے (البد رٹرسٹ) کی آبیاری کے لیے اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو منتخب فرمائے۔ حافظ مسعود عالم صاحب ٹرسٹ کے امیر ہیں، قاری صہیب احمد اور قاری محمد ابراہیم صاحب مرکز کی تعمیر و ترقی کے لیے شب و روز کوشاں ہیں۔ قاری محمد اسماعیل صاحب بھی اپنے والد رحمہ اللہ کا کردار ادا کریں وہ میرے بھتیجے ہیں اور میں ان کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بیٹوں کو مل کر اللہ کی رضا کے لیے عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

بقیہ

محفظہ نسواں بل

جب کہ بل کے کسی لفظ میں اس کی وضاحت نہیں ماہرین نے اس چوری کا کھوج لگایا ہے اسی طرح اس بل کے قوانین نہایت ڈھیلے ڈھالے انداز میں بنائے گئے ہیں جن کے تحت اسطور بہت سے مفہوم عند الضرورت لیے جاسکتے ہیں جیسا کہ سیکشن نمبر ۳۱ مشکلات کے خاتمے کا اختیار کے تحت ممکن ہے۔

خاندان کے ارکان کے لیے تین تائف:

اس بل کے اثرات سے خاندان کو مین فوائد حاصل ہوں گے:

- ① خاتون خاندان دارالامان اور پرنٹنگ سنٹر میں ہوگی۔
 - ② مرد گھر کا محافظ چیل یا تھانہ میں ہوگا۔
 - ③ اولاد معاشرہ کے رحم و کرم پر
- اسلام ریاست و حکومت کو گھریلو امور میں مداخلت کی زیادہ سے زیادہ اتنی اجازت دیتا ہے کہ وہ ایک نمائندہ شوہر کے گھر والوں سے اور ایک لڑکی کے گھر والوں سے مقرر کر کے نیک نیکی کے ساتھ صلح کے معاملے کو درست نہج تک پہنچائیں جیسا کہ سورہ نساء کی آیت ۳۵ میں ہے۔ اس آیت کی رو سے جہاں میاں بیوی میں موافقت ہو جائے وہاں نزاع سے انقطاع تک پہنچنے یا عدالت میں معاملہ جانے سے پہلے گھر کی گھریلو میں اصلاح کی کوشش کر لینی چاہیے۔
- مگر اس متنازع بل کی رو سے عورت کو گھر کی چار دیواری اور رشتہ داروں کے حصار سے نکال کر شیلٹر ہومز پہنچا کر رشتہ دازوں سے رابطہ منقطع کر کے غیروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے گا۔

مبشر احمد مدنی کی رائے بھی شامل تھی انہوں نے خاصی توجہ دی جن کی وساطت سے محترم حافظ ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نے ڈاکٹرز ہسپتال میں داخلہ دلویا اور علاج پر خاصے اخراجات ہوئے۔ ہسپتال کے تمام بل ڈاکٹر عبدالقیوم صاحب نے ادا کیے۔ ڈاکٹر صاحب کو آپ کے ساتھ دلی محبت تھی ان کے والد گرامی حاجی عبدالکریم بھی آپ کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ تقریباً ایک سال تک میرے پاس زیر علاج رہے۔ یونانی حکماء کے زیر علاج بھی رہے لیکن بعض لوگوں نے درمیان میں اپنی اجتہادی غلطی سے ان کو ڈرپ لگوائی جس کی بنا پر پہلی تکلیف عود کر آئی۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ انہیں اپنے پاس ہی رکھوں تاکہ مکمل صحت یاب ہونے کے بعد واپس لوٹیں مگر قاری محمد اسماعیل اپنا حق فوریٰ استعمال کرتے ہوئے زبردستی انہیں مرکز البد ر لے گئے وہاں بھی قاری اسماعیل اور عبدالقیوم غزنوی کے درمیان کھینچا تانی رہتی اسی طرح شب و روز گزرتے رہے کہ وفات سے دو دن پہلے مجھے برخوردار عبدالقیوم غزنوی نے مجھے فون پر بتایا کہ حافظ صاحب شدید تکلیف میں ہیں اور قاری اسماعیل کہتے ہیں کہ میرے پاس کوئی پیسہ نہیں۔ میں نے فوراً عبدالقیوم سے کہا بیٹا! بلا تاخیر ان کو لاہور لے آؤ اور کسی قسم کی مالی پریشانی میں مبتلا نہ ہو۔ قاری صہیب احمد سے کہا کہ جلد از جلد بھائی جان کو لاہور لے آئیں اور محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد منزل احسن شیخ سے رابطہ کیا انہوں نے ڈاکٹر محمد حسین بلغاری کا فون دیا چنانچہ ان سے رابطہ کر کے میں نے قاری صہیب احمد صاحب کو بتایا کہ آپ انہیں مسجد منزل بند روڈ کے سامنے ڈاکٹر محمد حسین بغدادی کے پاس لے آئیں میں بھی وہیں پہنچ رہا ہوں۔ مگر میرے پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر محمد حسین نے سردمز ہسپتال ریفر کر دیا۔ میں وہاں جانے کے لیے پارکاب ہوا تو ان کا فون آ گیا کہ ماموں جان اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اور ہم ان کو لے کر مرکز جا رہے ہیں۔

بنا کردند خوش رے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تاریخ پیدائش: یکم دسمبر ۱۹۲۷ء
تاریخ وفات: یکم نومبر ۲۰۰۸ء
تاریخ تدفین: ۲ نومبر ۲۰۰۸ء

عبدالقیوم اور بڑے بھائی مولانا محمد یونس جن کے ساتھ مل کر حافظ صاحب نے میری والدہ مرحومہ کا دودھ پیا تھا ان کے ساتھ تمام ددھیال اور نضیال کو بھی شہید کر دیا گیا۔ ایسے جانکاہہ صد مات نے ان کے دل میں جذبہ جہاد کو اجاگر کیا۔ بچپن کی حالت میں روزانہ دیکھتا تھا کہ کھجور والی مسجد میر محمد میں اشراق کے بعد حافظ صاحب اور بھائی جان حافظ محمد عبداللہ والد قاری ابراہیم و صہیب احمد بیٹھ کر رات نفل سے نشانہ بازی کیا کرتے تھے۔ ابتداء میں آپ نے گاؤں کے بڑھئی سے کہا کہ لکڑی کی بندوق نما ایک غلیل بنا دو اس سے بھی پرندوں کے شکار میں نشانہ لگاتے اور جہاد کی مشق کیا کرتے تھے۔ بچپن میں آباؤ اجداد کی شہادت نے میرے دل میں بھی یہی جذبہ موجزن کر دیا اور میں نے بھی بعض سرکردہ لوگوں سے پستول کی درخواست کی۔ نیت یہ تھی کہ میں کسی طرح بزرگوں کی شہادت گاہ پر جا کر ان سکھوں کو گولی کا نشانہ بناؤں جنہوں نے ہمارے عظیم بزرگوں کو شہید کیا۔ اسی جذبہ کے تحت میں نے بھائی جان حافظ صاحب سے لکڑی کی غلیل کا مطالبہ کیا پہلے تو غور نہ کیا پھر مجھے خود ہی تھمادی۔ والدہ مرحومہ نے مجھے بتایا کہ تیرے ابا جان خواب میں حافظ صاحب کو ملے اور فرمانے لگے: یحییٰ! یہ لکڑی کی غلیل عزیر کو دے دو وہ آپ کا دین میں معاون بنے گا۔ چنانچہ انہوں نے صبح بیدار ہوتے ہی وہ مجھے دیدی۔

الحمد للہ! اسی خواب کی تعبیر ہے کہ راقم نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا اور ان کو نہ صرف یہ کہ اپنا بڑا بھائی بلکہ بحکم حدیث والد کا مقام دیا۔ انہوں نے بھی مجھے چھوٹا بھائی سمجھا ہر ماہانہ پروگرام پر تشریف لاتے تو گھریلو مقامی جماعتی اور مرکز کے متعلق مشاورت کے لیے باقاعدہ کاغذ پر نوٹ فرمایا کرتے تاکہ بھول نہ جائیں۔

ایام مرض:

ایک دن میں مرکز البد ر آپ سے ملنے کے لیے گیا مجھے پتہ چلا کہ آپ کی طبیعت خراب رہتی ہے میر محمد سے آئی ہوئی ایک خاتون نے مجھے توجہ دلائی کہ کافی دنوں سے طبیعت ملول رہتی ہے کوئی توجہ دینے والا نہیں میں نے فوراً گزارش کی کہ بھائی جان! آپ تیاری کریں اور ہم لاہور چلیں وہ فوراً تیار ہو گئے۔ الحمد للہ! یہ میری سعادت تھی لاہور میں اچھے ڈاکٹرز سے رابطہ کیا جس میں مولانا



نہیں؟ کون دل فگار نہیں؟ اہل قلوب مضطرب ہیں کہ:

جو بیچتے تھے دوائے دل
وہ دکان اپنی بڑھا گئے

حقیقت یہ ہے کہ اس فانی دنیا میں بعض شخصیات کو خدائے کریم نے ایسے جواہر علم و حکمت عطا کیے ہوتے ہیں کہ جب ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو لفظوں کو اپنی تنگی داماں کا شدید احساس ہونے لگتا ہے اور ان کی جملہ جہات کو کما حقہ بیان کرنے سے بے بس ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ حضرت حافظ مفتی محمد ادریس سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی تاریخ ساز شخصیت تھے۔ ان کی ساری زندگی درس و تدریس اور حدیث نبوی ﷺ کے لیے وقف تھی، زندگی کا ایک طویل عرصہ افتاء، مسائل، دعوت و ارشاد، تفسیر، حدیث، فقہ کے اچھے مسائل سلجھانے میں گزار دیا۔ دورانِ درس حدیث انہیں مرض الموت نے آلیا اور وقت موعود پر اپنے رب کے حضور پیش بھی ہو گئے، کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زندگی بھی سعادت کی اور موت بھی سعادت کی کہ آخری وقت پر بھی قال قال رسول اللہ ﷺ کی صدائیں بلند کرتے ہوئے جا رہے ہیں، سبحان اللہ۔

حضرت حافظ مفتی سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اخلاص و تقویٰ کا پہاڑ اور غیرت و حمیت کا مجسمہ تھے، حسن اخلاق اور اعلیٰ سیرت و کردار کی وجہ سے وہ ہر دل عزیز تھے۔ وہ علم و عمل کا خزانہ تھے، ہمیشہ علماء و صلحاء کے خادم رہے، سراپا تواضع تھے اور اسی تواضع کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے انہیں رفعت عطا فرمائی اور محبوبِ خلائق بنا دیا۔ وہ ایک عظیم راہنما، عظیم قائد تھے اور علماء کے قدر دان تھے، انتہائی نیک، عابد و زاہد انسان تھے، سخی اور مہمان نواز تھے، حق گو اور بے باک مجاہد اسلام تھے۔ مفتی صاحب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے، ان کو دیکھنے سے اللہ یاد آتا تھا۔ انہوں نے ہمیشہ حق کی علانیہ حمایت کی اور اللہ کے راستے میں کسی ملامت کی پروا نہ کی۔ وہ علمی و دینی حلقوں میں ہر

اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے کہ اس میں غم اور خوشی، راحت اور تکلیف ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ نہ یہاں کوئی خوشی خالص ہے اور نہ غم خالص ہے، اس لیے یہاں غموں اور صدموں کا پیش آنا کوئی اچھبے کی بات ہے نہ کوئی غیر معمولی چیز، لیکن بعض صدمات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا اثر پوری امت پر پڑتا ہے اور ان کے عالم گیر اثرات کی وجہ سے ان کا ازالہ ہونا آسان نہیں ہوتا۔ قضا و قدر سے کسی کو مفر نہیں، اس دنیا میں جو بھی آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن جانا ہے، مگر بعض جانے والوں کے جانے اور جدائی کا ایسا صدمہ ہوتا ہے کہ پسماندگان کی دنیا اندھیری ہو جاتی ہے۔ ان کے دل و دماغ کی صلاحیتیں ماؤف ہو جاتی ہیں اور صبر و سکون کے پیمانے اس طرح چھلکتے ہیں کہ اشک ہائے غم کا سیلاب پورے ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ان پر اپنے ہی نہیں پرانے بھی روتے ہیں، انسان ہی نہیں، جن و ملائک اور زمین و آسمان بھی ان کی جدائی پر اشک بہاتے ہیں۔ ان کی جدائی صبح قیامت کا پیغام لاتی ہے اور ان کی برکات کے اٹھ جانے کو انسانوں کے علاوہ وحوش و طیور اور حیوانات تک محسوس کرتے ہیں۔

موت کوئی ایسی چیز نہیں کہ اس پر حیرت و تعجب کا اظہار کیا جائے، یہ سنت نبی آدم علیہ السلام ہے، یہاں کا آنا ہی جانے کی تمہید ہے، یہاں جو بھی آیا جانے کے لیے آیا، سرائے عالم کا ہر مسافر منزلِ عدم کا راہ نور ہے۔ موت کے قانون سے نہ کوئی نسیب ہے، نہ کوئی ولی، نہ عالم نہ جاہل، نہ نیک نہ بد، نہ مؤمن نہ کافر، نہ شاہ نہ گدا، اپنے اپنے وقت پر کبھی گئے اور کبھی کو جانا ہے، لیکن جانے والوں میں کچھ ایسے خوش بخت بھی ہوتے ہیں کہ زندگی ان کے نقش پا سے راستے ڈھونڈتی ہے، آسمان علم کا درخشاں ستارہ مولانا حافظ مفتی محمد ادریس سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہم سے جدا ہو گئے، اپنے رب کے مہمان بن گئے لیکن آہ! ملت کا صبر و سکون بھی ساتھ۔ گئے، آج کون اشکبار

دل عزیز شخصیت کے مالک تھے، قدرت نے آپ کو خوبیوں کے ان گنت نوادرات سے مالا مال کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی ذہانت و فطانت اور قابل رشک فعالیت سے نوازا تھا، احباب ان کے حسن صورت، حسن سیرت، حسن مصاحبت، حسن معاشرت، حسن تکلم، حسن تبسم پر گرویدہ تھے، مگر سچی بات یہ ہے کہ:

خوبی ہمیں کرشمہ و ناز و خرام نیست بسیار
شیوہ ہا است بتاں را کہ نام نیست

انہیں جو کچھ ملتا تھا موبہبت خداوندی سے ملتا تھا، ان کے تنہا وجود میں اس قدر فوق العادت اوصاف و کمالات قدرت نے جمع کر دیئے تھے کہ ایک بڑی جماعت پر تقسیم کر دیے جائیں تو وہ محاسن سے مالا مال ہو جائے۔ مفتی صاحب کو حق تعالیٰ شانہ نے عبودیت و محبوبیت کا بلند ترین مقام عطا فرمایا تھا اور صحیح بخاری شریف کی حدیث: [ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُورُ فِي الْأَرْضِ] کے مطابق ان کی یہ محبوبیت عطیہ آسمانی تھا۔ وہ ہر محفل میں چراغ محفل ہوتے، ان کی صولت و شوکت، ان کی زیبائی و رعنائی، ان کے حسن و جمال، ان کے جاہ و جلال، ان کے علم و وقار کا رنگ ہر جگہ یکساں نظر آیا۔

انہیں اپنے اللہ پر بڑا اعتماد تھا، بڑا ناز تھا، یقین و توکل ایسا تھا گویا وہ لوح محفوظ سے ابھی ابھی پروانہ لے کر آئے ہیں، انہیں اسباب و وسائل کی پروا نہیں تھی، وہ جو کچھ کرتے تھے، خدا کے لیے اور خدا کے بھروسے پر کرتے تھے، وہ ہر ایک دینی کام کے لیے ہر دم تیار رہا کرتے تھے، وہ اپنے پرانے کے لیے یکساں شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتے تھے۔

دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو مزید علو اور رفعت عطا فرمائے۔

راقم، بھائی عبدالجنان جانباز، قاری عبدالرحمن صاحب، اساتذہ جامعہ رحمانیہ سیالکوٹ و دیگر طلبہ جملہ پسماندگان حضرت الامیر حافظ عبدالرحمن سلفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور حافظ مفتی صاحب کے درجات کی بلندی کے لیے دعا گو ہیں۔

جوابادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لے ساقی

اپنے دوستوں کو خطوط لکھتے تھے۔ ان کے سوالات کے جوابات تحریر کرتے تھے۔ مہربانی کر کے ان خطوط کی فوٹو کاپی بھیج دیں تاکہ ان خطوط کو جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جاسکے۔ آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے:

محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

20S13 جناح سٹریٹ، اسلامیہ کالونی ساندہ لاہور

042-37143677 - 0301-4768918

۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء



از حافظ آباد:

۲ جنوری ۲۰۱۶ء

محترمی و مکرمی جناب بھائی محمد سعید بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیریت ہوں گے۔ ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کو بڑے غم اور صدمے کے ساتھ یہ خبر سن گئی کہ آپ کے بھائی اور مورخ جماعت اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ اس دار فانی سے ۹۱ سال کی عمر میں اپنے مہربان رب کے پاس چلے گئے۔ اللہ پاک ان کو کروٹ کروٹ اپنی رحمت سے نوازے، قبر کو جنت کا باغ بنائے اور آخرت کی ساری منزلوں میں آسانیاں اور کامرانیان نصیب فرمائے۔ آمین!

انہوں نے ایک ہزار سے زیادہ شخصیات کے حالات زندگی، دینی خدمات اور اپنے ذاتی تعلقات مشاہدات اور تاثرات کو بیان کیا۔ ان کی زندگی میں بھی آپ کی شخصیت پر بہت سے لوگوں نے لکھا خصوصاً محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد نے مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی کے حوالے سے ایک مفصل کتاب تصنیف فرمائی اور سید خورشید گیلانی مرحوم نے اپنی کتاب ”رہک زمانہ لوگ“ میں مولانا اسحاق بھٹی مرحوم کے پاکیزہ اخلاق، رواداری، شخصیت اور ان کی تصنیفی خدمات پر خوبصورت مضمون میں ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ مجھے محترم بھٹی صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں دو دفعہ حاضر ہونے کا موقع ملا۔ پہلی دفعہ تو میں اپنی کتاب ”گلشن توحید وسنت“ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو بڑے تپاک

ایڈیٹر کی ڈاک

مدیر مکرم جناب بشیر انصاری رحمۃ اللہ علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۱۹۵۳ء میں میری عمر چار سال تھی اس وقت سے لے کر آج تک بڑے بھائی محمد اسحاق بھٹی صاحب کے پاس ہی رہا ہوں جنہیں ابتداء سے ہی ابو جی کہتا تھا۔ کہتا رہوں گا۔ انہوں نے میری اور میری دو بیٹیوں کی شادی کی میری اولاد ابو جی کو بڑے ابو جی کہتی تھی وہ بھی ان کو پوتے، پوتیاں کہتے تھے۔ ہم تین بہن بھائی ہیں۔ دو بیٹیاں اور تیسرا بیٹا (راقم) میرے بچے ان کو پھوپھو ان کی اولاد مجھے ماموں کہتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے: ”گذر گئی گذران“ کا آخری باب۔

بندہ آپ کے حکم کے مطابق یہ خط ارسال کر رہا ہے:

① مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی پندرہ روزہ جریدہ ”ترجمان“ دہلی کے مدیر جناب اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب کا خط گزشتہ شمارہ میں چھپ چکا ہے۔

② سیف اللہ مغل کا خط جو حافظ آباد کے رہنے والے ہیں اور ایک اسکول میں معلم ہیں آپ ابو جی کی وفات سے کچھ دن پہلے ہمارے گھر تشریف لائے متعدد کتابوں کے مصنف ہیں انہیں کتاب ”اسلام کے اولین نقوش“ پیش کی گئی۔

③ عزیز شمس صاحب کا خط جو انہوں نے ۱۸ شعبان ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰ جولائی ۲۰۱۱ء ابو جی کو تحریر کیا تھا۔ برصغیر میں ”اسلام کے اولین نقوش“ کا دوسرا ایڈیشن جو بیس سال کے بعد محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ سے شائع ہوا اس سے پہلے صرف ہجری سن کے درج تھا۔ اب ہجری و عیسوی دونوں تاریخوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کے بعد ”فتہائے ہند“ جو دس جلدوں میں تھی اس کو بھی ہجری سے عیسوی میں کیا اب تیس برس کے بعد دوبارہ ۲۰۱۳ء میں ”محمد

اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ بہ اشتراک ”دار النوادر“ نے بڑے سازش کی تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ ”محمد اسحاق بھٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ“ ۲۰۰۲ء سے کام کر رہا ہے۔

اب رہا مولانا محمد حنیف ندوی کے بارے میں جو ارشاد فرمایا مختلف آیتوں کی تفسیر اور مضامین کو جمع کرنے کا تو اسے تذکرہ مولانا محمد حنیف ندوی میں شائع کیا جائے گا۔ ”بوستان حدیث“ آخری مرحلہ میں ہے۔ یہ اس سلسلے کی آخری کتاب ہے۔ اب جلد ہی ابو جی کی کوئی نہ کوئی تصنیف یا ابو جی کے بارے میں پڑھنے کے لیے کچھ نہ کچھ ملتا رہے گا۔ ان شاء اللہ!

ہم ۷ جنوری ۲۰۱۶ء کو عمرے کی سعادت کے لیے سعودی عرب روانہ ہوئے۔ مدینے میں مجھے کلیم اللہ شاہ اور کئی دوسرے دوست ملے۔ ۱۸ جنوری کو مولانا عارف جاوید محمدی صاحب کے صاحبزادے عبداللہ اور اسامہ سے ملاقات ہوئی اور رات کا کھانا ان کے ہاں کھایا۔

۲۳ جنوری کو مکہ مکرمہ میں مولانا عزیز شمس صاحب سے ملاقات ہوئی یہاں ریاض عاقب ندیم طاہر نقاش اور کئی دوستوں سے ملاقات ہوئی اور ۲۷ جنوری کو لاہور واپس آئے۔

میں ان تمام اہل علم حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ابو جی ”مولانا محمد اسحاق بھٹی“ کی وفات پر ان کی حیات و خدمات پر مفصل مضامین لکھے بالخصوص ان حضرات کا جنہوں نے ان کی خدمات جلیلہ کے اعتراف میں ”خاص نمبر“ شائع کیے اور کر رہے ہیں مزید جن دوستوں نے تعزیتی خطوط لکھے اور فون کیے تعزیت کے لیے گھر تشریف لائے ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے نوازے۔ آمین!

گزارش ہے کہ ابو جی ”مولانا محمد اسحاق بھٹی“

سے سیر و تفریح کا لطف بیٹھے بیٹھے حاصل ہو جاتا ہے۔
شخصیات کے بارے میری معلومات اس پر مبنی۔ اللہ
تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ زیر
ترتیب کتابوں کی تکمیل کی توفیق دے۔

’نفث اقلیم‘ آخری کتاب تھی جو میرے ہاتھ لگی
’گذر گئی گذران‘ میں نے نہیں دیکھی۔ ’مخفل
’داشمنداں‘، ’گلستان حدیث‘ اور ’ارمغان حدیث‘
کب چھپیں؟ ’چمنستان حدیث‘ زیر ترتیب ہے وہ کب
تک تیار ہو رہی ہے؟ ’تدریسی و تنظیمی سرگزشت‘ اور
’صدارتی و استقبالیہ خطبات‘ کا بھی انتظار رہے گا۔
’فقہائے ہند‘ کا نیا ایڈیشن کب تک شائع ہونے کی توقع
ہے؟ براہ کرم مطلع فرمائیں۔

مولانا حنیف ندوی مرحوم کی معروف تصانیف کے
علاوہ ان کے مقالات کی ترتیب و اشاعت کا کام بھی آپ
سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ ان کے قدر شناس ہیں براہ
کرم اس جانب بھی توجہ دیں۔ کم از کم ان کے وہ مضامین
جو مختلف آیتوں کی تفسیر سے متعلق پرچوں میں شائع ہوئے
تھے انہیں جمع کرنے کے لیے رہنمائی کریں۔ ایک فاضل
نوجوان ابن بشر آپ کے پاس جا رہے ہیں ان کے ذریعہ
مختلف لائبریریوں سے مواد جمع کروائیں۔ پھر سارے
مضامین کی مناسب ترتیب قائم کریں۔ (خواہ وہ سورتوں پر
ہو یا موضوعات پر) اخیر میں ایک پر مغز مقدمہ تحریر
فرمائیں۔ اس سے قبل ناشرین سے جو گفتگو ہوئی ہے اسے
کالعدم تصور کریں ”ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد“
والا معاملہ ہے اسے بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے
کہ وہ آپ کو ہمت اور حوصلہ عطا کرے۔ والسلام!

محمد عزیز شمس

تقسیم کتب

الحمد للہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع میاری کے
شعبہ نشر و اشاعت کے تحت کتاب ”لباس جو بیان“ کی ضلع بھر
میں ۱۷۵ کاپیاں تقسیم کی گئیں۔ یہ کتاب مولانا اقبال کیلانی کی
اردو کتاب ”لباس کا بیان“ کا سندھی ترجمہ کیا ہے جو امیر ضلع
میاری حافظ عبدالعزیز کا کانے کیا ہے جبکہ طباعت کا کام جناب
سکندر عباسی مدیر حدیث پبلیکیشنز حیدرآباد کے تعاون سے ہوا۔
اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!
حافظ صلاح الدین کا کا ناظم شعبہ نشر و اشاعت ضلع میاری سندھ

تابعین اور تبع تابعین کے حالات درج ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے
تقویٰ والی زندگی نصیب کرے تاکہ وہ ان کے لیے صدقہ
جاریہ بن جائیں۔ آپ کے بیٹوں نے بھی اپنے تایا جان
کی خدمت کر کے بہت اجر سمیٹا ہے۔ بڑے سعادت مند
بھتیجے ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ بھی صاحب رحمہ اللہ کی
بیٹیوں، دوہتوں اور دوہتیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے کہ ان کا
والد اور بچوں کا نانا ایک عالمی شہرت یافتہ معزز اور مکرم
شخصیت تھی۔

محترم بھٹی صاحب کے کتب خانہ کے بارے میں
کوئی ایسا فیصلہ کیا جائے کہ جس سے عامۃ الناس سہولت
کے ساتھ مستفید ہو سکیں۔ بار بار محترم بھٹی صاحب مرحوم
کے لیے دل سے دعا کرتی ہے کہ اللہ پاک انہیں اعلیٰ علیین
میں ٹھکانہ عطا فرمائے۔ آمین! والسلام!

دعا کا طالب/سیف اللہ مخفل

محکمہ شریف پورہ گلی نمبر ۴ مکان نمبر ۲ حافظ آباد



مکہ مکرمہ..... ۱۸ شعبان ۱۴۳۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب بھٹی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے!

ابھی چند دنوں قبل جدہ میں ایک دوست کے پاس
آپ کی کتاب ”برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش“ کا نیا
ایڈیشن دیکھا جس سے معلوم ہوا کہ اب آپ کے نام سے
ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم ہو گیا ہے۔ ماشاء اللہ!
مبارک ہو! اب لگتا ہے کہ آپ کی ساری کتابیں وہیں
سے شائع ہوا کریں گی اور جو چھپ نہ سکیں وہ اسی ”بھٹی“
کی نذر ہو جائیں گی۔ آج سے ہزار سال قبل عربی کے
سب سے بڑے ادیب (جاہل سے بھی بڑے) ابو حیان
توحیدی نے جب زندگی میں اپنی ناقدی اور جاہلوں کی
پذیرائی دیکھی تو اخیر عمر میں انہوں نے بھی اپنی کتابیں بھٹی
کی آگ کی نذر کر دیں ان کی جو کتابیں دنیا میں موجود
ہیں وہ اس حادثہ سے پہلے لوگوں کے ہاتھ لگ گئی تھیں۔

آپ کی کتابیں میں شوق سے پڑھتا ہوں بلکہ
مخطوطات میں عرق ریزی کے بعد ان کتابوں کے مطالعہ

سے ملے اور کتاب دیکھ کر بہت تعریف فرمائی کہ یہ آپ
نے بہت اچھی کاوش کی۔ حالانکہ میری یہ کتاب صرف
”ضلع حافظ آباد کے علماء اہل حدیث و اکابرین کی دینی
خدمات“ پر مشتمل ہے بلکہ اس کتاب کے نام کا مشورہ بھی
میں نے محترم بھٹی صاحب سے کیا تھا۔ انہوں نے دوپہر
کے کھانے سے تواضع بھی فرمائی اور اپنی ایک تصنیف
”برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات“ بطور ہدیہ عنایت
فرمائی جو میرے لیے زندگی کا قیمتی ترین تحفہ ہے۔ میری
ان سے دوسری ملاقات ان کی وفات سے ۲۸ دن پہلے
مؤرخہ ۱۵/۱۱/۲۵ کو ہوئی۔ میں ان سے استفادہ کے لیے
ان کی رہائش گاہ ساندہ لاہور میں حاضر ہوا۔ یہ ملاقات
تقریباً ۳ گھنٹے جاری رہی اور اس گفتگو کو میں نے اپنے
موبائل فون میں ریکارڈ بھی کیا۔ اب سنتا ہوں تو وہ سارا
منظر نظروں میں گھوم جاتا ہے۔ میں نے بھٹی صاحب سے
کہا کہ میں آپ کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوا ہوں تو
مسکرا کر فرمانے لگے کہ میں تو خود دعاؤں کا محتاج ہوں۔
آپ نے بتایا کہ برصغیر میں جتنے قرآن پاک کے تراجم
شائع ہوئے ہیں وہ اللہ کے فضل سے میرے پاس موجود
ہیں۔ پھر ان کے بھائی محترم سعید بھٹی صاحب مجھے مکان
کے اوپر کے حصے میں لے گئے اور مؤرخ اہل حدیث کی
وسیع و عریض لائبریری دکھائی جس سے ان کے علمی ذوق کا
پتہ چل رہا تھا۔

ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تو نیچے بیٹھک میں ہی نماز
کے لیے جائے نماز بچھا دیئے گئے۔ محترم بھٹی صاحب
نے مجھے حکم دیا کہ نماز پڑھائیں۔ محترم بھٹی صاحب اور
ان کے چھوٹے بھائی محمد سعید بھٹی نے میری امامت میں
نماز ادا کی۔ نماز کے بعد محترم سعید بھٹی صاحب نے
کھانے کے لیے دسترخوان ترتیب دیا کھانے کے دوران
بھی مجھے مؤرخ اہل حدیث کی خوبصورت باتیں سننے کا
موقع ملتا رہا۔ اس بات پر انہوں نے بڑا زور دیا کہ جماعتی
طور پر اہل حدیث کو متحد ہونا چاہیے۔ اسی طرح اہل
حدیث اپنے مدارس کو بھی آپس میں ربط و ضبط تعاون اور
ایک دوسرے کو قوت فراہم کرنا چاہیے۔ پھر جناب محمد سعید
بھٹی صاحب نے مجھے محترم مؤرخ اہل حدیث کی ایک
کتاب ”برصغیر میں اسلام کی آمد“ ہدیہ عنایت فرمائی جس
پر میں ان کا بہت شکر گزار ہوں اس کتاب میں صحابہ

امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ کا دورہ گوجرانوالہ

مورخہ 12 مئی 2016ء، جمعرات کا دن اس حوالے سے گوجرانوالہ کے طلبہ مدارس دینیہ کے لئے خصوصاً اور کارکنان و اہل حدیث افراد کے لئے عموماً خوشی و انبساط کا پیغام لایا کہ اس دن مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ قائد اہل حدیث علامہ پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ مرکز العلوم الاثریہ گلبرگ کالونی نوشہرہ روڈ میں شیخ الحدیث حضرت حافظ محمد الیاس اثری اور حافظ عبداللہ الیاس اثری کی دعوت پر صبح بخاری کی پہلی جلد کی آخری حدیث پر درس ارشاد فرمائے کیلئے تشریف لائے۔ نماز مغرب تک حضرت الامیر کے علمی و فقہی نکات سے استفادہ کے خواہشمند کثیر تعداد میں جمع ہو چکے تھے، سر پرست سنی مولانا محمد صادق قلیق، امیر سنی پروفیسر سعید کلیدی، ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف اپنے رفقاء سمیت مرکز میں جلوہ افروز تھے۔ ادھر سینئر نائب ناظم اعلیٰ پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ، امیر پنجاب پروفیسر حافظ مبدلستار حامد، شیخ الحدیث مولانا فاروق احمد راشدی، مدیر اعلیٰ اہل حدیث مولانا بشیر انصاری ایم اے، جگر گوشہ شیخ الحدیث میاں حبیب الرحمان اور دیگر سیاسی و سماجی اکران شہر بھی امیر محترم کے منتظر تھے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ شیخ ابوالبرکات احمد کے نگران مولانا قاری محمد شفیق بٹ نے اپنے پچاس رکنی وفد کے ہمراہ موٹر سائیکلوں پر انعام چوک میں امیر محترم کا استقبال کیا اور انہیں ایک ریلی کی صورت میں مرکز العلوم الاثریہ تک لائے۔

ادھر نماز مغرب کے فوراً بعد پروفیسر ساجد میر کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز راقم الحروف نے بطور نقیب مجلس کروایا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مختصر نظم ہوئی اور پھر ”حدیث اور اہل حدیث“ کے عنوان پر سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے طویل خطاب فرمایا۔ حضرت بٹ صاحب کے خطاب کے بعد امیر شہر پروفیسر علامہ قاری محمد سعید کلیدی نے کلمات استقبال ارشاد فرماتے ہوئے تقریبات بخاری اور طلبہ علوم دینیہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے سیرت امام بخاری اور عادات و اقدار امام بخاری پر مختصر مگر انتہائی جامع خطاب فرمایا۔ امیر پنجاب کا خطاب جاری تھا کہ امیر محترم جو بیعتیں کے اجلاس کی وجہ سے کچھ تاخیر سے پہنچے تھے تشریف لے آئے۔ امیر سنی پروفیسر قاری محمد سعید کلیدی، صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف اور حافظ عبداللہ الیاس اثری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رفقاء کے ساتھ امیر محترم کا استقبال کیا۔ سب سے پہلے آپ نے میڈیا کے اراکین (جو کافی دیر سے آپ کے منتظر تھے) سے خطاب فرمایا۔ پریس بریفنگ میں امیر محترم نے موجودہ ملکی و بین الاقوامی صورتحال، پانامہ لیکس اور بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے امیر مولانا مطیع الرحمان نظامی کی شہادت کے حوالے سے جماعت کا موقف واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ”بنگلہ دیش میں مولانا مطیع الرحمان نظامی کی پھانسی دراصل حکومت، سیاسی و مذہبی جماعتوں خصوصاً جماعت اسلامی کی بے بسی کا مظہر ہے۔ پاکستان سے محبت کے جرم میں سزا کی غیر قانونی ہیں۔ اس پروفوج کا ایکشن نہ لینا بھی حیران کن ہے۔ بنگلہ دیش میں آج جن کو پھانسیاں دی جا

ری ہیں یہ لوگ 1971ء میں پاک فوج کے سب سے بڑے پشتیبان تھے مگر انفس کے آج 45 برس کے بعد گڑے مردے اکھاڑ کر حسینہ واجد بھارت نوازی کا ثبوت دے رہی ہے اور کوئی اس کا ہاتھ پکڑنے والا نہیں۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بنگلہ حکومت کا ہاتھ نہ روکا گیا تو یہ کیل کو کسی بڑے حادثے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم ذمہ داری پاک فوج کی ہے۔ جنرل راجیل شریف اس پر بھی کردار ادا کریں۔ پانامہ لیکس کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ پانامہ لیکس ایک بلبہ ہے اس سے پہلے بھی ہمارے ملک میں بڑے بڑے شے اڑائے جاتے رہے لیکن نتیجہ کوئی برآمد نہیں ہوتا، پانامہ لیکس پر سب سے زیادہ شور عمران خان کر رہے ہیں لیکن عمران خان اپنے قریبی ساتھیوں جہانگیر ترین اور عظیم خان کو پارٹی سے معطل کر کے مثال قائم کریں۔ پانامہ لیکس کے حوالے سے آری چیف نے ایک عمومی بیان دیا ہے وہ اس سلسلے میں حکومت پر پریشر ڈالنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پہلے بھی جو شے اڑائے گئے ان کی گرد کچھ دیر بعد ہی بیٹھ گئی اور پھر وہ ماضی کا حصہ بن گئے، پاکستان میں آج تک بڑی سے بڑی کرپشن پر بھی کسی کو سزا نہیں ملی۔ آصف زرداری، بینظیر، نواز شریف ہوں یا شہباز شریف ان کیخلاف باتیں تو ہر کوئی کرتا ہے لیکن نہ کسی کو گرفت میں لیا گیا اور نہ کوئی ہوئی دولت واپس آسکی۔ اپوزیشن کا رویہ قابل مذمت ہے ان میں سے کوئی بھی پاک صاف نہیں، اس حرام میں سب ننگے ہیں، عمران خان ثابت کچھ نہیں کر سکتے، بس استغنیٰ کی ضد کر رہے ہیں۔

میڈیا بریفنگ کے بعد امیر محترم جیسے ہی مسند تدریس پر تشریف فرما ہوئے، ایک طالب علم نے صحیح بخاری کی پہلی جلد کی آخری حدیث کا سبق پڑھا۔ امیر محترم نے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام بخاری کی عظمت و رفعت کا تذکرہ فرمایا کہ امام بخاری کو ان کی محنت اور حدیث سے محبت کی شدت کی وجہ سے ہی امام الحدیثین اور امیر المؤمنین فی الحدیث کا لقب دیا گیا ہے۔ امام صاحب کے معاصر صحیح علماء نے امام صاحب کو اپنے وقت کا سب سے بڑا حدیث کا عالم قرار دیا ہے۔ امام بخاری کا جو مرتبہ و مقام ہے وہ کسی بھی امام کے حصے میں نہیں آیا۔ امام صاحب نے حدیث قبول کرنے میں بہت سخت شرائط عائد کیں، مقصد صرف یہی تھا کہ فرمودات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہو سکے۔ امام بخاری نے ہزار ہا اساتذہ سے کسب فیض کیا اور لکھو کہ طلبہ آپ سے مستفید ہوئے۔ آپ کی مرتب کردہ حدیث کی کتاب آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی مرجع خلائق ہے اور تمام مسلمانوں کے درمیان قرآن مجید کے بعد اس کے صحیح ترین کتاب ہونے پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ امام بخاری نہ صرف ماہر حدیث تھے بلکہ آپ مجتہد العصر بھی تھے۔ آپ نے اپنی محنت اور اللہ کے فضل سے اپنا مقام آپ بنایا۔ امام صاحب کی ساری زندگی آج بھی ہمارے لئے خصوصاً طلبہ علوم دینیہ کے لئے مشعل راہ ہے۔

امیر محترم نے اس آخری باب میں موجود احادیث اور ان

کے روایت کے مختصر حالات زندگی بھی بیان فرمائے اور ان احادیث کی اسناد پر بھی خوب روشنی ڈالی۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی سیرت و کردار اور ان کے ایمان کا واقعہ مکمل جزئیات سمیت اپنے خاص علمی انداز میں سنایا۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا شوق ملاقات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی کتابوں میں پڑھی ہوئی اور اساتذہ سے سنی ہوئی نشانیوں کی تلاش کا تذکرہ بھی فرمایا اور پھر سیدنا عیسیٰ اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ”دور فترت“ کا تذکرہ فرمایا۔ فترت کے لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم بیان فرمائے۔ دور فترت میں جو 600 سال اور پونے چھ سو سال کا تذکرہ ہے اس کو تطبیق دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض محدثین کے نزدیک یہ شش قمری سالوں کا حساب ہے اور بعض کا خیال ہے کہ اصل زمانہ فترت پونے چھ سو سال ہی ہے مگر راؤ نذیر گھر کرنے کے لئے اسے چھ سو سال کہہ دیا گیا ہے۔

چونکہ اس آخری باب اور حدیث میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خیر موجود تھا اس مناسبت سے امیر محترم نے عیسائی عقائد اور سیدنا عیسیٰ کی تعلیمات میں جو بعد اور تفرقہ آچکا ہے اس کا بھی جائزہ لیا۔ آپ نے درس حدیث دیتے ہوئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور موجودہ عیسائی عقائد کی بھی خوب وضاحت فرمائی۔ آپ نے عیسائی عقیدہ تثلیث اور کفارہ کی وضاحت فرمائی اور عام مسلمانوں میں کفارہ کے عقیدے کے بارے میں جو غلط فہمی ہے اس کو بھی واضح کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے عام مسلمانوں میں عقیدہ کفارہ کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ ”عیسائیوں کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام ہمارے تمام گناہوں کا کفارہ بن کر سولی چڑھ گئے اب ہم جو جی چاہیں کریں۔“ فرمایا کہ اصل عیسائیوں کا عقیدہ کفارہ یہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام نے ازی گناہ کا کفارہ ادا کیا جو سیدنا آدم علیہ السلام سے ہوا تھا جنت میں پھل کھا کر۔“ امیر محترم نے اصل عیسائی تعلیمات میں یہودیت کو داخل کرنے والے، عقیدہ تثلیث کے بانی سینٹ پال کی سازشوں کا بھی ذکر کیا اور جہاں اس کا مکمل تعارف کروایا وہاں عقیدہ ختم نبوت میں نقب لگانے والے مرزا غلام احمد قادیانی اور سینٹ پال کی نفسیات، عقائد اور حالات کا موازنہ بھی پیش کیا اور آپ نے ثابت کیا کہ جس طرح سینٹ پال (یا پولس) کے گھڑے ہوئے عقائد کا عیسوی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں اسی طرح مرزا قادیانی کا بھی نبوی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ بھی ایک نفسیاتی مریض تھا، قادیانی بھی نفسیاتی مریض تھا۔ وہ بھی شہرت کا بھوکا تھا اور یہ بھی ایسی ہی عادت بد میں مبتلا تھا۔ امیر محترم نے اپنے خطاب میں خوب علمی نکات بیان فرمائے۔ امیر محترم کے خطاب کو شیوخ و علماء سمیت حاضرین نے بھی خوب سراہا اور تہنیر کیا کہ عیسائیت کے بارے میں بہت سے معاملات کی ہمیں آج ہی سمجھ آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ امیر محترم کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ شیخ عبداللہ الیاس اثری نے اپنے گھر میں ہی عشائیہ کا اہتمام کر رکھا تھا جہاں امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور شہری قیادت بھی شریک تھی۔

رپورٹ: جناب مولانا محمد ابرار ظہیر

سینئر نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث سنی گوجرانوالہ

ساہیوال میں تبلیغی اجتماع

جامع مسجد کی اہل حدیث جہاز گراؤنڈ میں مرکزی جمعیت اہل حدیث اور یوتھ فورس شی ساہیوال کے زیر اہتمام عظیم الشان تبلیغی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے فرمایا کہ قرآن وحدیث کے مسائل جاننے کا نام ہی علم ہے جبکہ دیگر علوم دراصل فہم کی ضرورت ہیں کہ عوام میں زیادہ سے زیادہ اسی بنیادی علوم کی آگاہی کا شوق پیدا کیا جائے اور اسی طرح کے تبلیغی پروگرام ہوتے رہنے چاہئیں۔ مولانا ڈیٹان سچر صاحب سٹیج میکر ٹری تھے۔ قاری نذیر احمد، مولانا احمد یار صدیقی، شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ہزاروی، مرزا محمد سلیم اور حاجی ہدایت اللہ کے علاوہ احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک اجتماع ہوئے۔

ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد شیر وزیر اعلیٰ پنجاب کا خطاب 8 مئی کو ساہیوال پہنچنے پر کارکنان یوتھ فورس ذمہ داران جمعیت اہل حدیث اور احباب جماعت شہر ساہیوال کی کثیر تعداد نے ان کا پر جوش استقبال کیا۔ چوک پاکپتن سے جلسہ گاہ تک گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی ریلی کی صورت میں لے جایا گیا جہاں انہوں نے برکت ٹاؤن میں واقع جامع مسجد زین العابدین میں اپنے مخصوص انداز میں برصغیر کی تاریخ اہل حدیث اور اکابرین کی خدمات جلیلہ کا بھرپور تذکرہ فرمایا۔ بعد ازاں مولانا محمد یعقوب فیصل آبادی اور مولانا ایاز مدنی کے بیانات ہوئے۔ جلسہ تقاریر انتظامات اور حاضری کے اعتبار سے نہایت کامیاب رہا۔

رپورٹ: رانا محمد فاروق ساہیوال

اظہار تشکر و التماس دعا

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے ناظم مالیات جناب مولانا مبشر احمد مدنی دل کے کامیاب آپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور جماعتی احباب اعزاء واقارب اور قارئین کی پر خلوص دعاؤں سے تیزی سے روبہ صحت ہیں تاہم قارئین کرام ان کی صحت کالملاً عاجلہ و نافعہ کے لیے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ دریں اثناء مولانا مبشر احمد مدنی اور سعد مبشر مدنی نے کہا ہے کہ ہم تمام مرکزی صوبائی قائدین مرکزی جمعیت اہل حدیث کے جماعتی ذمہ داران واحباب قارئین اور دوست احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے ہسپتال رہائش گاہ اور ٹیلی فون پر عیادت کی اور اپنی محبت و خلوص بھری دعاؤں سے نوازا۔ منجانب: عبدالرحیم قریشی، ناظم دفتر پنجاب

اخبار الجماعۃ

یورپ اور دنیا بھر میں مسلمان دہشت گردی کا سب سے زیادہ شکار ہیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبدالغنی درانی نے کہا ہے کہ یورپین پارلیمنٹ کے فورم پر مقررین کے خیالات بڑی حد تک درست ہیں کہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کو دیکھنے کے ساتھ ختم کیا جاسکتا ہے بجائے اس کے کہ اس مقصد کی خاطر کروڑوں ڈالر خرچ کیے جائیں۔ مسلمان یورپ اور عالمی سطح پر دہشت گردی سے سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ دہشت گردی کا جواب اسلام میں موجود ہے۔ انہوں نے کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ مذہب کوئی بھی ہو وہ انسانیت کو امن کا پیغام دیتا ہے۔ خاص طور پر اسلام اور عیسائیت اس عالم کے علمبردار ہیں لیکن جب بڑی طاقتیں اپنے اقتدار کے گھمنڈ میں غفلت و درگزر کا راستہ چھوڑ کر قوت و طاقت کا نشانہ اپنے اوپر طاری کر لیتی ہیں تو دنیا امن کی بجائے دہشت گردی کی آماجگاہ بن جاتی ہے جیسا کہ نائن الیون کے بعد سے اب تک ہو رہا ہے مولانا عبدالغنی نے کہا کاش عزت مآب پوپ جرات کردار کا مظاہرہ کرتے ہوئے دنیا کی سپر پاور کے صدر کو بتا سکے کہ مسٹر پریذیڈنٹ دنیا میں امن ختم کرنے کیلئے مزید کانٹے بچھانے کی نہیں کانٹے کی جگہ پھول رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اگر مسٹر پریذیڈنٹ لڑائی کی بجائے صلح و صفائی اور غفور و درگزر کا مظاہرہ کرتے تو آج دنیا دہشت گردی کا دہشتاوردہ نہ بنی، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے اگر بین الاقوامی لیڈر واقف ہوتے کہ فتح مکہ کے موقع پر اختیار حاصل ہونے کے باوجود دنیا کے سب سے عظیم انسان نبی کریم ﷺ نے اپنے جانی دشمنوں کو کبھی معاف کر دیا جس کے نتیجے میں دنیا خالد بن ولید، سالار ابوسفیان، عکرمہ کے نام اور صلاحیتوں سے واقف ہوئی اور انسانی تاریخ ان کے دور کو سنہری دور کہتی ہے۔ مولانا عبدالغنی نے کہا اگر مسٹر پریذیڈنٹ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار سے واقف نہ تھے تو مسیح علیہ السلام کا یہ حکم ہی ملحوظ نظر رکھتے کہ اگر کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو۔

سعودی حکومت کا شوال میں بھی عمرہ جاری رکھنے کا اعلان

سعودی عرب کے قومی حج کمیشن کے وائس چیرمین انجینئر عبداللہ القاضی نے کہا ہے کہ سعودی حکومت اب تک رواں برس 50 لاکھ سے زائد زائرین کو عمرہ ویزا جاری کر چکی ہے جس میں سب سے زیادہ تعداد مصر، دوسرے نمبر پر پاکستان اور تیسرے نمبر پر انڈونیشیا شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مطاف کے توسیعی منصوبے کی تکمیل کے بعد اس سال عمرہ عیزن 15 ذوالقعدہ تک جاری رہے گا۔ جس کی وجہ سے عمرہ زائرین کو عید الفطر کے بعد بھی حرمین شریفین میں عبادت کے مواقع میسر ہوں گے۔ حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان پنجاب ریجن کے چیئرمین حافظ شفیق کاشف کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے عبداللہ القاضی نے کہا کہ سعودی نجی عمرہ کمپنیوں کے سعودی عرب سے باہر عمرہ ایجنٹس زائرین عمرہ کی ویزا مدت میں واپسی کو یقینی بنائیں تاکہ عمرہ ویزا کی فراہمی بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رہے۔ چیئرمین ہوپ حافظ شفیق کاشف نے قومی حج کمیشن کے وائس چیرمین کو یقین دہانی کروائی کہ پاکستانی نجی عمرہ کمپنیاں اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے ہوئے نہ صرف زائرین کو قیام و طعام بلکہ ٹرانسپورٹیشن کی بھی بہترین سروسز مہیا کریں گی، انہوں نے مطالبہ کیا کہ سعودی حکومت پاکستان کے حج کوٹے میں بھی اضافہ کرے اور سعودی نجی عمرہ کمپنیوں کی طرف سے عمرہ سپائیز ویزا ریٹ میں بے تحاشہ اضافے کا بھی نوٹس لے۔

معزز اراکین کابینہ وعاملہ پنجاب کے نام

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی کابینہ وعاملہ کا مشترکہ اجلاس 29 مئی 2016ء بروز اتوار صبح 10 بجے تا 1 بجے دوپہر مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب منعقد ہو رہا ہے۔ وقت مقررہ سے قبل دفتر تشریف لائیں۔ ایجنڈہ:

- 1۔ تلاوت قرآن مجید اور کابینہ کے اجلاس کی کارروائی کی توثیق
- 2۔ بیداری ملت ڈویژنل الحمدیث کانفرنس کا جائزہ
- 3۔ ساتویں ڈویژنل کانفرنس کے تاریخ و مقام کا تعین
- 4۔ صوبائی جمعیت کی ایک سالہ کارکردگی کا جائزہ
- 5۔ آمدن و خرچ کا سالانہ حساب
- 6۔ صوبائی شعبوں کو مزید فعال بنانے کا طریقہ کار
- 7۔ اضلاع کی سطح پر تنظیمی دوروں اور اجلاس کا شیڈول
- 8۔ دیگر امور باجائز صدر اجلاس

نوٹ: دعوت نامہ تمام معزز اراکین کابینہ وعاملہ کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ کسی صورت میں اسی اطلاع پر اجلاس میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔ شکریہ۔ (میاں محمود عباس نامی اہل مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب)

تحصیل رحیم یار خاں کی تبلیغی رپورٹ

15 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد ابوبکر صدیق گلشن اقبال میں قاری عبدالصواب (خطیب مسجد ہذا) کی دعوت پر مولانا محمد یونس محمدی (خطیب مسجد بیت المکرم) نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

15 مارچ 2016ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد ابو ہریرہ اسلام نگر میں قاری محمد احمد (خطیب مسجد ہذا) کی دعوت پر صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

15 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ نور پور الی میں مولانا ثناء اللہ زاہد بلوچ کی دعوت پر مولانا عبدالاکبر عباسی نے درس ارشاد فرمایا۔

16 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد بیت المکرم اہل حدیث دڑی ساگی شہر رحیم یار خاں میں مولانا محمد یونس محمدی کی دعوت پر مولانا قاری محمد احمد (خطیب مسجد ابو ہریرہ) اسلام نگر نے درس قرآن دیا۔

17 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی چک نمبر 103/P میں قاری ساجد منیر کی دعوت پر مرزا افتخار بیگ نے درس دیا۔

18 مارچ 2016ء کا خطبہ جمعہ (مرکزی مبارک مسجد اہلحدیث) شہر رحیم یار خاں میں رانا مولانا شاہد محمدی نے ارشاد فرمایا۔

18 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد السمیعہ اہل حدیث گلشن اقبال میں مولانا محمد یونس محمدی نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔

18 مارچ 2016ء بعد نماز مغرب جامع مسجد فاطمہ اہل حدیث اسلامیہ کالونی میں صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے درس دیا۔

18 مارچ 2016ء کا خطبہ جمعہ جامع مسجد ابو ہریرہ اہل حدیث اسلام نگر میں مولانا ابراہیم خلیل نے ارشاد فرمایا۔

یونس سالک، پروفیسر محمد شریف سلفی، مولانا عبداللہ امجد قاری سعید انور بھٹی، مولانا محمد ارشد اور دیگر اکابرین نے مفتی محمد یوسف قصوری سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے مغفرت و بلندی درجات کی دعا کی ہے۔ مرحومہ انتہائی نیک، پارسا اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ اللہ رب العزت ان کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین! ادراں اثنا والدہ کی وفات کے تین دن بعد 12 مئی بروز جمعرات مفتی صاحب کے بہنوئی میاں ظفر اقبال گجانبھی انتقال کر گئے جن کا تعلق زمیندار فیملی سے تھا، وہ بھی پابند صوم و صلوة اور تہجد گزار تھے اس طرح وہ دہرے صدے سے دو چار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ان خدمات پر صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

محمد ایوب ظفر ناظم دفتر مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ

تقریری مقابلہ

اہل حدیث سنوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام بعنوان ”نبی کریم ﷺ بحیثیت معلم“ تقریری مقابلہ بتاریخ 29 مئی بروز اتوار بعد نماز مغرب مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور میں منعقد ہوگا۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ 25 مئی ہے۔

رابطہ نمبر: 0307-6410738-0302-9163858

نوٹ: ASF کے متعلق لمحہ بہ لمحہ باخبر رہنے کے لیے اپنے موبائل سے ASFPAKSMS Follow لکھیں اور اسے 40404 پر سنبھالیں۔ منجانب: سیکرٹری ASF پاکستان

خطبات محمد المبارک

3 جون 2016ء خطبہ جمعہ/مہمان نواز کی اہمیت

10 جون 2016ء خطبہ جمعہ/رحمت خداوندی

17 جون 2016ء خطبہ جمعہ/دعا کی اہمیت

24 جون 2016ء خطبہ جمعہ/تاثر قرآن پاک

یکم جولائی 2016ء خطبہ جمعہ/جنت کی سیر

صاحبزادہ عبدالغفار صدیقی فاضل جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک پنڈی ضلع گجرات

میں ارشاد فرمائیں گے۔ منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا 0333-8464179

امیر سندھ مفتی محمد یوسف قصوری کو صدمہ!

مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے امیر مفتی محمد یوسف قصوری کی والدہ محترمہ 9 مئی کو انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی پہلی نماز جنازہ جامعہ الفیصل الاسلامیہ چھبھ کلاں اوکاڑہ میں پروفیسر عبید الرحمن محسن نے اور دوسری نماز جنازہ موضع چاہڑ کے قصور میں مفتی محمد یوسف قصوری نے پڑھائی جس میں میاں محمد جمیل، مولانا عبداللطیف محسن، ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف، ڈاکٹر عبداللطیف فاروقی، مولانا حجاج اللہ صدیقی، مولانا عرفان اللہ کابلوس سمیت متعدد علماء کرام اور قرب و جوار سے ہزاروں لوگ شریک ہوئے۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس، امیر بلوچستان شیخ علی محمد ابوتراب، ناظم اعلیٰ بلوچستان مولانا عبدالغنی ضامرائی، ناظم اعلیٰ سندھ مولانا محمد ابراہیم طارق، چوہدری محمد یونس ظفر، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مولانا عبدالعلیم یزدانی، مولانا عبدالعزیز راشد، جناب عرفان اللہ شانی، جناب بشیر انصاری، مولانا محمد افضل سردار، قاری خلیل الرحمن جاوید، مولانا محمد یوسف کاظم، سید عامر نجیب، سید اشرف قریشی، حافظ محمد سلفی، شیخ ضیاء الرحمن مدنی، حافظ محمد شریف، مولانا طارق محمود یزدانی، شیخ محمد سعید پریس والے، شیخ اخلاص نواب ریشم والا، ڈاکٹر محمد زکریا، سید مزل ہاشمی، سید مزل صدیقی، شیخ فکیل اختر، مولانا امیر عبداللہ فاروقی، جناب فکیل قریشی، مولانا محبت اللہ محمدی، مولانا عبدالوہاب سینھار، مولانا محمد حسن سمون، مولانا منظور بادل جمالی، مولانا اسحاق ندیر، مولانا محمد اقبال صدیقی، مولانا مشتاق شاکر، مولانا وحید الزماں، مولانا احسن سلفی، ضلع فیصد کے امیر مولانا محمد شفیع، ناظم حافظ حسن محمود کیر پوری، حافظ محمد ایاز، مولانا محمد

جوہر نایاب

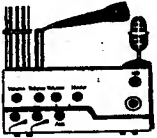
جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر



نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

یو بی ایل مکمل کر نٹ اکاؤنٹ نمبر
0975-228985374

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
034575451199

رابطہ نمبر

0345-7545119
0313-7545119

www.hakeemkarimBhatti.com

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈوین لاہور

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو میں کے غلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضاء ریسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج بالقدیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو ریس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو ریس کی حالت تکمیل کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجمراحت مستند درجہ اول ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دوا ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار ایضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوا نہیں ہے۔

جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

ایبیزکس	پتھری گردہ	بو اسیر	عرق النساء	برص	بال چر	استسقا	امراض مردانہ
کالج کلنا	بولنا بند ہونا	سوزاک	کمر درد	رسولیاں	منجھاپن	ہیموفیلیا	اعصابی کمزوری
بھگندر	تغییر ایول	وجع المفاصل	تشج و کزاز	موٹاپا	کمی خون	امراض زنانہ	کمی سیرم
گیس	پریشہ بھینڈ	تجر المفاصل	عمرے مل جانا	ڈیلا پن	فالج	انحصرا	ایز و سپرمیاں
درد گردہ	سلس بول	گنتھیا	الرجی	بال گرنا	دل میں سوراخ	بے اولادی	
یوریا	آتشک	نقرس	چنبل	بال سفید ہونا	سہاٹی ٹس	اولاد دینہ	سدا جوانی

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت
پروپرائیٹری ایم اے مغل (ہارٹیک)
ایم پی فائر ڈو و پیسکر
ایڈ سائڈ سسٹم
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد روڈ چوک نیا نہیں فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایم پی فائر ڈو و پیسکر (ریجنز)
ہمارے ہاں نئے ایم پی فائر ڈو و پیسکر تیار کیے جاتے ہیں۔

ایم پی فائر ڈو و پیسکر کا کامرمت کا کامیابی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیا نہیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایم پی فائر ڈو و پیسکر
U.P.S. منی دتیاب ہیں۔

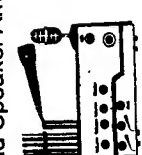
مکمل ایم پی فائر
خود تیار کردہ
دتیاب ہیں۔

الفتح ایم پی فائر ڈو و پیسکر

نیا ایم پی فائر ڈو و پیسکر دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایم پی فائر، پونٹ، مارن، طوطی
ہارن، سٹینڈ، U.P.S.، کالم بیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت
کوالیفائیڈ ملٹیک کے پاس تشریف لائیں۔

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹری محمد عثمان

نیا نہیں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ
Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

اسطوانہ حج و عمرہ سروسز

(پرائیویٹ) لمیٹڈ

انٹرولمنٹ نمبر

13407

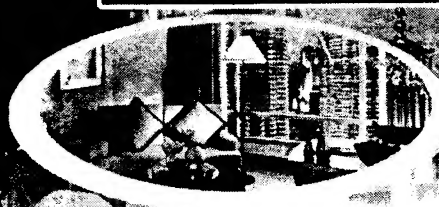
خصوصیات

- قریب ترین رہائش
- زیارتوں کا اہتمام
- رہنمائی کے لئے گائیڈ
- اکانومی بکج کے ساتھ ساتھ
- 3-4-5 شارٹج کی سہولت
- لاہور جدہ لاہور کنفرم ٹکٹ

زیر نگرانی
شاہ اسلام
نذیر احمد سجانی حفظہ اللہ

آفس مینجر: حافظ عبدالرحمن کرامت
رمضان المبارک کی بنگ جاری ہے
ارجنٹ عمرہ ویزہ حاصل کریں۔

ہمارے ہاں تمام ایئر لائنز
کی ٹکٹیں دستیاب ہیں



دستاویزات

- 8 ماہ تک کارآمد پاسپورٹ
- بچوں کا ب فارم
- 4 عدد بلیو بیک گراؤنڈ تصاویر
- پولیو کارڈ
- اصل شناختی کارڈ

چیف ایگزیکٹو

حکیم کرامت اللہ
ریٹائرڈ ٹیچر OT

زیر سرپرستی

محمد زبیر مجاہد
ایمر مرکزی جمعیت اہلحدیث تحصیل پتہ کی

ہیڈ آفس: 60 ماڈرن کالونی نزد امتیاز ہائی سکول پیکورڈ کوٹ لکھپت لاہور۔ فون: 042-35943765، فیکس: 042-35943766

موبائل: 0334-1452410, 0300-4619256, 0323-4619256

E-mail: astawana.hajj@yahoo.com, astawana.hajj@gmail.com

مرکزی جمعیتہ اہل حدیث حرم یرخان کے زیر اہتمام

خطبہ جمعہ المیزان

ایمان افروز
تبلیغی
ملاحی
فقید
المثال
لن یرد

جُونِ 2016
جولائی

مرکز اہل حدیث
(مٹاک مٹجد)
مسلم بازار حرم یرخان

ان شاء اللہ
جناب مرزا کہ
محمد مفتاح احمد بیگ
بکری (فیضہ اللہ علیہ السلام) پر سن

آغاز خطبہ 12:45 بجے

آمنے اور
ایمان
بڑھانے

خطبہ جمعہ
جناب لاکارہ دانی صاحب
حضرت مولانا عبدالرحمن ربانی
حافظ
17 جون 2016

خطبہ جمعہ
جناب بنیامین عابد
حضرت مولانا محمد حسین عابد مدنی
قاسی
10 جون 2016

خطبہ جمعہ
خطیب المحدث صاحب
حضرت مولانا اکرم شہزاد
حافظ
3 جون 2016

خطبہ جمعہ
جناب صاحب
حضرت مولانا عبداللہ جد
حافظ
8 جولائی 2016

خطبہ جمعہ
مقررہ ریشان
جناب صاحب
حضرت مولانا محمد زاہد
قاسی
1 جولائی 2016

خطبہ جمعہ
فضیلۃ الشیخ
حضرت مولانا محمد شفقت
حافظ
24 جون 2016

خطبہ جمعہ
بقیۃ السلف
جناب صاحب
حضرت مولانا عبدالستار ربانی
حافظ
29 جولائی 2016

خطبہ جمعہ
مقررہ ہر عزیز
جناب صاحب
حضرت مولانا عبدالرزاق اظہر
حافظ
22 جولائی 2016

خطبہ جمعہ
مقررہ انقلاب
جناب صاحب
حضرت مولانا امین حیدری
حافظ
15 جولائی 2016

شیخوں رمضان المبارک (آخری عشرہ) بعد نماز تراویح 22 ویں رات مولانا قاری نعیم الرحمن شیخوپوری + حافظ جنید جاوید (متعلم مدینہ یونیورسٹی) 23 ویں رات مولانا عبداللہ ساجد شیخوپوری + حافظ جنید جاوید (متعلم مدینہ یونیورسٹی) 24 ویں رات مولانا عبدالرحمن ربانی آف ملتان + مولانا عبدالرشید شورش آف فیصل آباد 25 ویں رات مولانا اکرم شہزاد آف لہ + مولانا قاری سیف اللہ عثمانی (فاضل جامعہ اہی بکر کراچی) 26 ویں رات مولانا قاری محمد حسین عابد مدنی آف اوکاڑہ + مولانا شفقت رسول رندھاوا آف چوک اعظم 27 ویں رات مولانا قاری محمد زاہد ناگروی آف گوجرانوالہ + مولانا قاری محمد امین حیدری آف گوجرانوالہ

مرکز اہل حدیث (مٹاک مٹجد) مسلم بازار حرم یرخان 0345-8404089

جناح مہاجر قادیانی اہل بیت
لاٹانی ٹاؤن فیصل آباد

علی مرتضیٰ خرموہ انوار

بستلہ فتح مبارکہ

اللہ

عظیم الشان

انفیس

فیصل

محکمہ حج و عمرہ



26 مئی ۲۰۱۶ء جمعہ عشاء

مقررین

حضرت مولانا عبدالعظیم زبانی
حافظ

حضرت مولانا عبدالحمید
مظہر

محکمہ تبلیغ

مفتی کفایت الدین شاہ
حافظ

حضرت مولانا عبدالستار
حافظ

قاری محسن شہزاد اہل بیت یوتھ فورس کھڑیا نوالہ


قادی عابد الحفیظ حفظہ اللہ
دارالعلوم محمد سیدان دین پرانا ڈالایاں شہر شیخوپورہ
 0331-3783331 (فون ہاؤس) 056-3783331 (فون ہاؤس) 0321-3783331 (فون ہاؤس)
 321/0302/0332-4596975

جامعہ ابن العزیز الاسلامیہ

Umer Bin Abdul Aziz Islamic University



تعلیمی و علمی شعبہ جات

مڈل + حفظ القرآن الکریم، انگلش میڈیم (فائنل سکول + مسٹرڈ سسٹم)

کلاس نمبر سے ایم اے + درس نظامی (سکول سکول کلاسز)

فارغ التحصیل طلباء کیلئے درجہ شخص (متاکیسل) دارالافتاء

عربی لیکنون کورسز (عوام الناس کیلئے) (مت 6 سے 1 سال)

6 سال میں درس نظامی + بی اے (گورنمنٹ یونیورسٹی)

آخری 2 سال میں گورنمنٹ یونیورسٹی سے ایم اے (عربی اسلامیات)

علم حدیث، علم وراثت، علم تخریج، علم جرح تعدیل پر خصوصی توجہ

فن خطابت میں کھار پر خصوصی توجہ اسلامک سٹڈی کے طلباء کیلئے تعلیم لازمی

تعلیمی وسائل و سہولیات

فرنشڈ ہاسٹل اینڈ اور لرائی پورٹ جدید کمپیوٹریب

اسلامی علوم فنون کی کتب پر مشتمل بڑی لائبریری

انتہائی قابل علماء مشائخ عظام کوالیفائیڈ شاف

اسٹڈی سرکل کے ذریعے ہوم ورک کی تکمیل

قرآن کریم کی منزل کی گارنٹی فرنشڈ کلاس رومز

حفظ القرآن کے طلباء کیلئے جدید انداز میں ترجمہ قرآن لازمی

تمام موضوعات پر اسلامی فتوحات فرسٹ ایڈ کی سہولت

اسلامی اصولوں کے مطابق اعلیٰ تربیت

درس نظامی کی تمام کلاسز میں داخلہ ہوگا ان شاء اللہ

Hope Of Jannah School System

The Research College Of Science & Comres

داخلہ کا آغاز 16 مئی 2016

تمام کلاسز کا آغاز 16 جولائی 2016

11 سال 1437ھ

جامعہ عمر بن عبد العزیز الاسلامیہ چونکہ اپنا آغاز کرنے جاری ہے لہذا اس میں اساتذہ کرام کی ضرورت ہے، ان مشائخ و اساتذہ کرام سے جو اس ادارہ میں تدریس کرنا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں مودبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنی سی وی (کوالیفیکیشن جمع تجربہ تدریس + ذاتی معلومات) درج ذیل ای میل ایڈریس پر میل کر دیں muzaffarsherazi@gmail.com (تعلیمی قابلیت + تجربہ تدریس + تفہیم مدرس للطلاب) کی بنیاد پر مقرر کی جائے گی لیکن تمام جامعات کی نسبت بہت اچھی مقرر کی جائے گی، ان شاء اللہ (محمد مظفر شیرازی: موبائل نمبر: 0300-6138593)

زیر انتظام: دی فہمیدہ مجید اینڈ عبد اللہ سونی اسلامک بورڈ آف سٹڈیز سیالکوٹ (رجسٹرڈ)
9 کلومیٹر بس روڈ سیالکوٹ 0300-8610878 / 0300-6138593

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

CPL No
116

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

سلسلہ شریف

جامعہ اصحابہ صنف
الہیہ شریعہ کے
چار سال تک جوئے
اللہ تعالیٰ حضور صلی
علیہ وسلم کے ہیں
الحمد لله على ذلك

31

مئی 31 تک

جامعہ اصحابہ صنف مرجع عربی علم حدیث کے توجہ سے

محمد حنیف سانی
حافظ مولانا
کاہنی صاحب

عبدالستار الحامد
حافظ مولانا
عظیمی صاحب

اللہ عزوجل کے واسطے سے

مغرب کی نماز کے بعد درس حیات
ارشاد فرمائیں کہ ان شاء اللہ

محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف، محمد شریف

دینی و عصری علوم کی حیات امتزاج گاہ

جامعہ اصحابہ صنف

میں داخلہ جاری ہے

- 1۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 2۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 3۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 4۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 5۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 6۔ جامعہ اصحابہ صنف کے
- 7۔ جامعہ اصحابہ صنف کے

جامعہ اصحابہ صنف کے

0301 3128785